



پیگلی

قسط نمبر 1

رائٹر نازی مشتاق

ہیلو جی میرا نام صاحبہ ہے۔۔ آپ سوچ رہے ہوں گے بڑا ہی کوئی ڈراموں ناولوں جیسا نام ہے۔۔ ہے نہ یہی بات۔۔ تو بات کچھ یوں ہے کہ میرا نام دراصل ثینہ تھا پرانی فلموں کی ہیروئن جیسا نام اور میں ٹھہری نئے دور کی ناولز کی دیوانی لڑکی تو جناب میں نے ان دنوں اک ناول پڑھا تھا بس پھر تو قسم کھا لی اور نام کیساتھ ساتھ کافی حد تک اپنی عادات بھی صاحبہ جیسی کر لی تھیں۔۔۔ طبعیت میں نازک پن اداء و لفریبی نزاکت اور لباس چوری پا جامہ بڑا سا دوپٹہ لمبی قمیضیں پہننا اٹھلا کے چلنا۔۔ پاؤں میں کھسہ لباس کے ساتھ مچنگ۔۔۔۔۔ کلانیاں ہر وقت کانچ کی چوڑیوں سے بھری رکھنا۔۔ بال درمیانے تھے سائز میں نہ لمبے بہت نہ کندھوں تک ان کی بھی چوٹی بنا کے آگے کی طرف رکھنی۔۔۔ مجھے کوئی بھی پہلی نظر میں دیکھ کے یہی رائے رکھتا کہ میرا خاندان کوئی نوابوں سے تعلق رکھتا ہے۔۔۔ مگر ہائے رے قسمت۔۔۔ میں تو اس خاندان سے تھی جہاں بات کے بعد جوتا پہلے اماں پھینکتی اور پھر پتہ کروانی کہ غلطی کس کی تھی۔۔۔ ہاں البتہ اب کچھ حد تک ناولز کے پاپا جیسے تھے ان سے میری کچھ حد تک

دوستی تھی اور میں ان کوشیشوں میں تھی کہ ابا سے میری دوستی مزید گہری ہو جائے تاکہ میں ان کو بتا سکوں کہ ابا اپنی اکوتی اولاد اپنی بچی کے لئے شادی کے لئے لڑکا میری پسند کا لے کے آئیں صاحبہ کیساتھ تو پھر بالاج ہی ہیرو چتا ہے نہ جس کا نام بھی بالاج ہو اور عادات بھی اسکی ناول کے ہیرو بالاج جیسی ہی ہوں۔۔۔۔۔ خیر یہ تو تھا میرا تعارف۔۔ اور ہاں میں آپ کے ناول کی ہیروئن بھی ہوں یہ بتانا میں بھول ہی گئی تھی اور دوسری بات جو کہ تمام باتوں سے زیادہ اہم ہے وہ یہ کہ میں بے حد خوبصورت بھی ہوں گوری چٹّی بالکل ہیروئن جیسی۔۔۔۔۔

تو بڑھتے ہیں اس ناول کے پہلے سین کی جانب۔۔۔

سیدین نمبر 1

وہ مٹلی پنک کمر کی بیڈ شیٹ پہ سفید سلک کے نائیٹی گاون میں اپنی دراز زلفیں شانوں پہ پھیلائے بے سدھ سو رہی تھی۔۔۔ دن چڑھ آیا تھا سورج سر پہ تھا اپنی تمام تر رعنائیاں ساتھ لئے۔۔ مگر وہ ابھی تک خوابِ خرگوش کے مزے لے رہی تھی۔۔ اماں کی برداشت جواب دے رہی تھی مگر ابا نے قسمیں وعدے لے کے روک رکھا تھا کچھ دیر سولینے دو میری شہزادی کو۔۔ مگر وہ بھی اپنے نام کی اماں تھی پانچ منٹ بہ مشکل سونے دیا اور پھر ہے تو نازیبا حرکت مگر بتانی پڑے گی دھک سے اماں میرے روم کا دروازہ کھول کے اندر آ چکی تھیں اور کچھ ہی لمحوں میں میرے مٹلی پنک بیڈ کی شیٹ کے اوپر اور میری کمر کے پیچھے اماں کا نیلا جوتا پڑا تھا۔۔۔۔۔

سین نمبر دو۔۔۔۔۔ ہیر وکاتعارف

میرا نام ملک بالاج ہے۔ پیسے کی ریل پیل ہے۔۔ مطلب ہر آسائش میرے گھر میں موجود ہونے کے باوجود مجھے میرے مطلب کا رشتہ نہیں مل رہا ہے۔۔ آپ لوگ سوچ رہے ہوں گے کہ بھی اتنا امیر بندہ اور رشتہ نہ ملنے کی وجہ۔۔۔۔۔ تو جناب وجہ ایک تو یہ ہے کہ میری عمر ہو چکی ہے کوئی لگ بھگ 30 سال مطلب کھڑوس بندہ نیچر سے عمر کا تقاضہ ہے کہ اب لفنگ پن ختم کر کے سدھر جا بیٹا آج کل میچور لوگوں کا بہت سکوپ ہے۔۔۔

اور پر سنلی مجھے اپنی شادی کے لئے اپنے سے کم عمر کی سلجھی ہوئی نازک اندام حسینہ کی تلاش تھی۔۔ جو کہ فحال کہیں گم ہی تھی۔۔۔۔۔

زندگی کے کس سین میں اسکا مجھ سے ٹکراؤ ہونا تھا یہ تو اللہ کے بعد رائٹر ہی بہتر جانتے تھے مگر مجھے اسکا شدت سے انتظار تھا۔۔ میں چاہتا تھا کہ کوئی سلجھی لڑکی میری زندگی میں آئے جو اس گھر کو اور مجھے سنبھالنے والی ہو۔ زندگی پہلے ہی بہت مصروف تھی گھر میں صرف سونے کے لئے جاتا تھا باقی تمام وقت میرا آفس میں گزرتا تھا۔۔ میں اس لئے جلد از جلد شادی چاہتا تھا۔۔

سین نمبر۔۔ 3

میری پڑھائی تقریباً اپنے اختتام کیساتھ ساتھ اپنے انجام کو بھی بس پہنچنے ہی والی تھی۔۔ بی۔ اے کے فائنل ایگزامز دے کے میں اپنے رزلٹ کے انتظار میں تھی۔ تبھی گھر میں اک ہنگامہ سا اٹھا کہ بھی لڑکی تو پورے 20 کی ہو گئی ہے جلدی سے کوئی رشتہ دیکھ لو اور اسے اپنے گھر کا چلتا کرو۔۔ اب آپ سے کیا چھپانا تھے تو ہم 20 سے کچھ سال اوپر کے مگروہ کیا ہے نہ عورت ہمیشہ 20 کی ہی رہتی ہے 20 سال بعد بھی۔۔۔۔۔۔ خیر جی تو بات ہو رہی تھی صاحبہ کے رشتے کی۔۔ فوراً رشتہ کروانے والی آنٹی سے رابطہ کیا گیا۔۔ ہم گھر کے صحن کے چکر کاٹ کاٹ کے صحن کی نرم و نازک گھاس پہ اپنے قدموں کے نشان ثبت کر چکے تھے۔۔ اگر اس آنٹی نے میرے آئیڈیل سے ہٹ کے کوئی میرے پلے ڈال دیا۔ اور اماں کا تو کوئی بھروسہ نہیں نکاح کے دن بھی جوتا لے کے سر پہ کھڑی ہو سکتی کہ کہہ قبول ہے ورنہ آئی ہے جوتی۔۔۔۔۔۔ اف کیا سپریشن کریٹ ہو گئی ہے بیٹھے بیٹھائے۔۔ اس نے انگلیاں دانتوں میں دبائیں۔۔۔

سین نمبر۔۔ 4

ارے آپا کہہ رہی یہ دیکھو نجمہ آئی ہے۔۔ اماں کیچن سے منگلی اے خیر اکون نجمہ؟.... آپا وہ سامنے جو پرچون کی دکان والے یونس انکی گھر والی ہے اور رشتے بھی کرواتی ہے خالہ خیرا نے میری طرف دیکھ کر اماں کو ٹوسہ کیا اور ساتھ ہی آنکھوں ہی آنکھوں میں کوئی بے ہودہ اشارہ بھی کیا۔۔ ٹینہ چل تو اندر۔ اماں میں کتنی بار بول چکی ہوں میرا نام صاحبہ ہے میں نے غصے سے پانی والا پائپ پودوں میں ہی پھینکا اور پاؤں پھٹی اندر چلی گئی مگر اک کھا جانے والی نگاہ نجمہ پہ ڈالنا نہ بھولی تھی۔۔۔

آئے ہائے یہ تو بہت نک چڑی ہے اور مزاج تو دیکھو۔۔۔ نجمہ نے نحوست سے کہا۔۔۔ میں کہہ دیتی ہوں آپا اس کے مزاج ٹھیک کر لو ایسے تو کوئی اچھا رشتہ ملنے والا نہیں ہے۔۔۔ ارے نہیں نجمہ میری ٹینہ دل کی بہت اچھی ہے اماں نے نظریں چراتے ہوئے بے دلی سے کہا۔۔۔ آپا اس کے تو نام میں ہی جھول ہے اب لڑکے والے نام پوچھیں میں ٹینہ بتاؤں یا صاحبہ پہلے اس بات کا فیصلہ کر لو نجمہ دوپٹہ سنبھالتے نکل گئی۔۔۔

سین نمبر۔۔۔۔۔ 5

ملک صاحب ناشتہ لگواواں آپ کے لئے۔۔۔ اک ادھیڑ عمر کا آدمی جو رشید چچا کے نام سے پکارا اور جانا جاتا تھا وہ ہمیشہ سے ہی اک شاہی محل نما بنگلے میں ملک بالاج کے ہاں کام کرتا تھا۔۔۔ کام تو نہیں خیر آپ یہ کہہ سکتے کہ گھر کا اک فرد ہی تھا ملک صاحب کے پیرنٹس ان کے بچپن میں ہی اک حادثے میں انتقال کر گئے تھے دور دراز کے بھی رشتے دار نہ ہونے کے برابر تھے تب چچا رشید نے سنبھالا ملک صاحب کو۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

پگلی۔۔۔۔۔

قسط نمبر۔۔۔۔۔ 2

رائٹر۔ نازی۔ مشتاق

میرا رزلٹ آچکا تھا اور خیر سے پاس ہو گئی تھی میں مگر شادی کا امتحان ابھی باقی تھا۔۔۔ کچھ بھی کر کے مجھے ہر صورت یہ نجمہ بیگم سے اک ملاقات مل کرنا ہی تھی۔۔۔۔۔ میں زرا بازار تک جا رہی ہوں گھر کا سودا سلفٹ لینے۔۔ گھر سے باہر اگر مجھے خبر ملی تیرے نکلنے کی تو اپنی خیر منالینا۔۔ اماں مجھے اچھی خاصی دھمکی دے کے گئی تھی۔ اماں کے آنکھوں سے اوجھل ہوتے ہی میں نے گلی میں کھیلنے ہوئے اک گندے مندے بچے جو کہ بلو نام سے مشہور تھا اسکی دوڑ لگوائی نجمہ کے گھر اس پیغام کیساتھ کہ سامنے والی آپا بلا رہی ہے۔۔ اماں کا نام نہیں لیتا تھا کوئی اماں پورے محلے میں ہر چھوٹے بڑے میں آپا کے لقب سے ہی مشہور تھی۔۔ کوئی دو منٹ بعد نجمہ گھر تھی بیٹھی۔ اے لڑکی جا آپا کو بلا جا کے اس نے بلاوا بھیجا میں ہانڈی چولہے پہ چڑھا کر آئی ہوں۔۔ نجمہ نے پسینہ پونچھتے ہوئے کہا۔۔ خالہ اماں بازار ہے میں نے بلاوا بھیجا تھا مجھے بہت ضروری بات کرنی پر وعدہ کرو اماں کو خبر نہ ہو۔۔ میں نے خالہ کے پاس بیٹھتے ہوئے رازداری سے کہا۔ اے ہے پرے ہو لڑکی کونسی بات ہے تو نے کہیں منہ ماری تو نہیں کی ہوئی خالہ نے ایسا زور کا دھکا دیا کہ میں اگلے لمحے چارپائی سے نیچے پڑی تھی۔ کیا اُل فول کسے جا رہی ہو خالہ میں نے کپڑے جھاڑ کے غصے سے کہا۔۔ رکوزر پانچ منٹ میں کہہ کے اندر گئی اور اپنی تمام تر جمع پونجی پورے پانچ سو روپے نکال کے خالہ کے ہاتھ پہ دھر دیے۔ وہ خیر انگلی سے مجھے تنخنے لگ گئی۔۔ صبر رکھو سمجھاتی ہوں۔۔ میں نے اس کی خیر انگلی کا مطلب سمجھتے ہوئے فوراً بولی اور پاس اس کے بیٹھ گئی۔۔ دیکھ خالہ اماں کے پاس کچھ نہیں ہوتا اور ہو بھی تو اسکا اتنا دل نہیں کہ وہ تجھے میرا رشتہ ڈھونڈنے پہ خوش کرے۔ تو ڈھونڈ میرا رشتہ میرے مطلب کا اور میں تجھے خوش کر دوں گی خالہ

اگر میرے مطابق تو میرا رشتہ لے آئے۔۔ اسکا کیا ثبوت اور تیرا کیا بھروسہ تو بعد میں کہے تو کون۔۔
 خالہ میری عادتوں سے پتہ نہیں کیسے واقف ہو گئی مگر خدا جانتا کہ اس بار میری نیت صاف تھی۔۔۔
 خالہ تیرے سر کی قسم میں نے فوراً اس کے سر پہ ہاتھ رکھ دیا۔ آئے زیادہ چالاک نہ بن۔ اس نے
 میرا ہاتھ اپنے سر سے بجلی کی سی تیزی سے جھٹکا۔۔ اپنے سر کی قسم کھا۔ اس نے میرا ہاتھ میرے
 ہی سر پہ رکھ دیا۔۔ چارونا چار مجھے قسم کھانا پڑی۔۔ اب بتا آیا یقین میں نے کہا۔۔ ہاں بول اب کیسا
 رشتہ تیرے مطلب کا۔۔ وہ میرے کان میں ٹیپیکل عورتوں کی طرح بولی اس حرکت پہ غصہ تو مجھے
 بہت آیا مگر مجبوری میں گدھے کو بھی باپ بنانا پڑتا ہے۔۔ خالہ تجھے اردو تو آتی ہی ہوگی نہ پڑنی۔ ہاں
 ہاں آتی ہے میں پوری آٹھ جماعتیں پاس ہوں خالہ نے فرز سے سینے پہ ہاتھ مار کے ایسے کہا جیسے آٹھ
 نہیں بلکہ پوری سولہ ہی پاس کر بیٹھی۔۔ اچھا پھر بھی خالہ میری تسلی کے لئے مجھے یہ دولا نہیں پڑھ
 دے میں اس پہ کوئی سمجھوتہ نہیں چاہتی۔۔ صاحبہ نے اپنے تنکے کے نیچے سے ڈائجسٹ نکالا۔ وہ
 ۔۔۔ اس کے۔۔۔ قریب آیا۔ اسے اپنی بان۔ بانوں میں بچ۔۔ جھکڑ لیا اور۔۔ اے اللہ
 کی پناہ یہ کیا بے خودگی ہے۔ خالہ نے دوپٹہ دانتوں میں دبایا۔۔ ارے خالہ بس ایسا کوئی رشتہ لا دے
 یہ پکڑ سالہ جا کے پڑھ اور اتنا ہی پڑھنا بقنا میں نے اس کے ورقے الٹ کے رکھے میں نے خالہ کی
 زبان بولی۔ بس اس سے ایک پونا بھی ویسا نہ ہوا تو رشتہ نامنظور اور سن لو خالہ یہ رسالے والا جو لڑکا اس
 کے خدو خال سے لیکر نام تک سب کچھ ویسا ہی ہو ایسا رشتہ لا تو دیکھ میں تجھے پورا پچاس ہزار دوں گی
 ۔۔ ک۔۔ کیا پیپ۔۔ پچاس ہزار خالہ نے گول آنکھیں اپنی مزید کھول دی۔۔ پر تیرے پاس اتنا
 پیسہ کہاں سے آگیا۔۔ خالہ کو شک گزرا۔۔ جس لڑکے کا میں نے بتایا تجھے وہ ارب پتی ہے میری

پیاری خالہ۔۔ صاحبہ نے نجمہ کے گلے میں بائیں ڈال لی جبکہ نجمہ کی آنکھیں پچاس ہزار کا سن کے چمک اٹھی تھیں۔۔۔۔۔

پگلی۔۔۔۔۔

قسط نمبر -- 3

رائٹر۔۔۔۔۔ نازی مشاق

نجمہ کے جاتے ہی اماں کی آمد بھی ہو گئی تھی۔ ثمنہ پانی پلا مجھے مہنگائی اتنی اللہ کی پناہ ہے۔ اماں نے چار پائی پہ بیٹھتے ہی اپنی سفید چادر اتار کے پرے پھینکی۔۔۔ اماں میں کیا اعلان کرواؤں جا کر کہ میرا نام صاحبہ ہے۔ میں نے پانی کا، گلاس تھماتے ہوئے کہا۔ رک زرا تو اماں نیچے جھکی اپنا شاہی خاندانی جوتا اٹھانے کے لئے مگر تب تک ہم رفوچکر ہو گئے تھے اماں حضور کی نظروں کے سامنے

وہ جیسے ہی بڑے سے ہال میں داخل ہوا چچا رشید سفیداجلے شلوار قمیض میں مودبانہ انداز میں ہاتھ باندھے اس کے سامنے آگے۔۔ بیٹا کھانا لگو اوں میں۔ جی چچا لگو ادیں آپ نے کھایا۔ اس نے تھکے انداز میں صوفے پہ نیم دراز ہوتے ہوئے پوچھا۔۔ نہیں بیٹا آپ تو جانتے ہیں جب تک آپ گھر نہ آجاؤ مجھ سے کہاں کھایا جاتا ہے۔ وہ مسکرا دیا۔۔۔۔۔۔۔۔ ٹھہریے جناب یہ ہیں ملک بالاج و جمع چہرہ یہ لمباقد

کاٹھ کشادہ سینہ نفاست سے تراشے بال اور کلین شیو بالکل کسی افسانے کے ہیر و جیسی
پر سنیلٹی۔۔۔۔۔ اب بڑھتے ہیں ناول کی جانب۔۔۔۔۔

وہ چچا کی محبت دیکھ کے مسکرایا کیونکہ اس بھری دنیا میں ان دونوں کا ایک دوسرے کے سوا کوئی نہیں تھا یہی ایک دوسرے کا سہارہ تھے دونوں نے ایک ساتھ بیٹھ کے کھانا کھایا۔۔۔ بیٹا آپ سے اک بات کہوں۔۔۔ چچا آپ کو مجھ سے پوچھنے کی ضرورت کب سے ہو گئی آپ بولیں اس نے ہاتھ ٹٹو سے صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔ اب آپ شادی کر لیں میں اپنی آخری ذمہ داری بھی جلد نبھانا چاہتا ہوں۔۔۔ چچا نے کہا۔ آپ تو جانتے ہیں چچا میں کس قدر مصروف ہوتا ہوں۔۔۔ میں خود چاہتا ہوں کہ کوئی سمجھ دار لڑکی مل جائے گھر سنبھالنے والی ذمہ داریاں نبھانے والی ہو۔ آپ کو ایسی خویوں والی ملتی تو کروادیں شادی میں تیار ہوں۔ مگر چچا لڑکی امیر خاندان کی نہ ہو اگر اپنے برابر کی کرنی ہوتی تو میں کب کا کرچکا ہوتا۔ مجھے کوئی متوسط طبقے کی لڑکی چاہئے میں نے سنا ہے وہ اپنے شوہروں کی بہت عزت اور احترام کیساتھ ساتھ بہت خیال بھی رکھتی ہیں۔۔۔ وہ کہہ کے اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔ میں آج ہی کسی رشتے کروانے والی سے رابطہ کرتا ہوں تاکہ جلد از جلد یہ فرض بھی ادا ہو۔ رشید چچا نے خود سے ہی ہمکلامی کرتے ہوئے فون کا رسیور کان سے لگا کر ایک نمبر ڈائل کیا۔۔۔۔۔ ہیلو۔۔۔ دوسری طرف سے مردانہ آواز ابھری۔۔۔ ارے بشیر میں رشید بول رہا ہوں سننا سب خیریت ہے کام دھندا کیسا جا رہا؟ رشید چچا نے ایک ہی سانس میں کئی سوال پوچھ ڈالے۔۔۔ سب خیریت ہے کام بھی بہت اچھا جا رہا ہے رشید باؤ بس کرم ہے اللہ پاک کا۔۔۔ تو سننا سب خیریت تھی آج کیسے بھائی کو یاد کیا۔۔۔ بشیر اور رشید ہمسائے ہونے کیساتھ ساتھ بچپن کے لنگوٹیاں یاد بھی تھے۔۔۔۔۔ بشیر کا کاروبار رشتے کروانا

تھا۔۔۔ بس بھائی بشیر میرے پتر بالاج کے لئے کوئی اچھا سا رشتہ ڈھونڈ دے میرا پتر بہت اکیلا ہے۔۔۔ رشید چچا نے کہا۔۔۔ باور رشتے بہت ہیں تو بتا ہر لڑکی ہی ملک صاحب سے رشتے کی خواہش مند بیٹھی۔ بشیر نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔ نہ نہ میرا پتر چاہتا ہے کہ لڑکی کوئی درمیانے طبقے کی ہو مگر سلیقہ مند تمیز دار ہو۔ اور بے حد خوبصورت ہو۔ پڑھی لکھی چاہے نہ ہو زیادہ بس تربیت اچھی ہو۔۔۔ چچا رشید نے تمام تفصیل بتا کے فون بند کر دیا تھا۔۔۔۔۔

بشیر نے فون رکھتے ہی اپنی چھوٹی سی ڈائری کھولی۔۔۔ اور نمبر ڈھونڈنے لگا کچھ دیر بعد اس نے اپنے ساتھ کام کرنے والی اک نسرین نامی عورت کا نمبر ڈائل کیا۔۔۔ ہاں بہن کیا حال ہے بشیر نے حال احوال پوچھنے کے بعد کام کی بات کی۔۔۔ اک رشتہ چاہئے۔ لڑکی بس درمیانے خاندان کی ہو مگر ہو خوبصورت اور تمیز دار سلیقہ مند ہو بس فوراً ہی چاہئے میرا بھائیوں جیسا دوست ہے اس کے بیٹے کے لئے۔۔۔ بس خاندان زرا دیکھ لینا بہن۔۔۔ ہاں ہاں تم فکر نہ کرو اک ہے میری ملنے والی نجمہ اس سے آج ہی بات کرتی ہوں۔ لڑکا کرتا کیا ہے؟

ارے بہن بہت امیر ہے اپنا ذاتی بزنس ہے تجھے بھی خوش کر دیں گئے اور جو اس گھر کی بہو بنی وہ بھی عیش ہی کرے گی۔۔۔ بشیر نے سب معلومات فراہم کر کے فون رکھ دیا۔۔۔

پگلی۔۔۔۔۔

قسط نمبر۔۔۔۔ 4

ہیلو نجمہ بول رہی ہو۔۔۔ نسرین نے بغیر کسی تاخیر کے فوراً نجمہ سے رابطہ کیا۔۔۔ آے نسرین میں تجھے ہی فون ملانے والی تھی میرے پاس اک رشتہ ہے لڑکی کا ہے بڑی سوہنی پرپتہ نہیں کوئی رسالہ تھما دیا مجھے کے لڑکا ویسا ہو۔۔۔ نجمہ نے منہ بسورتے کہا۔۔۔ ہیں۔۔۔ کونسا رسالہ یہ کیا نیا شوشہ ہے نسرین نے حیرانگی سے کہا۔ سمجھ تو مجھے بھی کوئی خاص نہیں آئی پر کستی پڑھ رسالہ ویسا لڑکا لے تو شادی کروا بڑا پیسہ دے گی پورے پچاس ہزار۔۔۔ نجمہ نے خوش ہوتے کہا۔۔۔ پچاس ہزار تو مجھے بھیج رسالہ پر پیسہ آدھا آدھا کریں گے۔۔۔ آدھا کیوں؟ نجمہ نے غصے سے کہا نسرین سے۔ کیونکہ میرے پاس رشتہ ہے اک بڑی آسامی ہاتھ آئی ہے۔ تو بھیج مجھے رسالہ۔ نسرین نے کہا۔۔۔ پر بہن نسرین رسالہ تو مجھ سے جل گیا چولہے کے پاس رکھا تھا ساتھ ہانڈی چڑھائی تھی نجمہ نے معصومیت سے کہا۔۔۔ اے تیرا کچھ نہ رہے نجمہ چل میرے پاس ایک حل ہے اگر تو پورا ساتھ دے میرا تو۔ نسرین کسی صورت بھی پیسہ گنوانا نہیں چاہتی تھی اک طرف وہ نجمہ کو ہتھیا نے کے چکروں میں تھی اور دوسری طرف بالاج کو۔۔۔ کیسا حل نجمہ نے پوچھا۔۔۔ میرے پاس جو رشتہ ان کو لڑکی بس خوبصورت چاہیے اور سلیقہ مند میں بتاؤں گی کہ لڑکی ویسی ہی ہے جیسی آپ کو چاہیے اور تو بتانا کہ لڑکا ویسا ہی ملا جیسا ان کو چاہیے تھا۔ آئی ہے کچھ بات سمجھ میں۔ نسرین نے چلا کی دیکھاتے ہوئے کہا۔۔۔ ہاں ہاں ٹھیک ہے نجمہ بھی خوش ہو گئی تھی۔۔۔ اور اگلے ہی دن دونوں لڑکے لڑکی کے گھر پہنچ چکی تھیں۔۔۔ خالہ سچ میں لڑکا بالکل ویسا ہی ملا جو رسالے والا تھا؟ صاحبہ نے خوشی سے پوچھا۔ ہمم۔۔۔ ہاں ہاں وہی ہے نجمہ نے نظریں چراتے

ہوئے کہا۔۔ اچھا بتا تو سہی خالہ میں تیرے منہ سے سنا چاہتی ہوں۔ مجھے یقین نہیں آ رہا بالاج واقعی ہے حقیقت میں سچ میں ہے وہ۔ بالاج صاحبہ اف میری پیاری خالہ۔ صاحبہ نے پیار نے اسکے گلے میں بانہیں ڈال لی۔۔ اچھا بتا نہ خالہ کیسا ہے وہ۔۔ صاحبہ مسلسل اسرار کر رہی تھی۔۔ یہ کس مصیبت میں پھنس گئی میں۔۔ وہی جو تو نے بتایا تھا ہاتھوں میں ہاتھ جھکڑے۔۔۔ نجمہ کو وہی لائن یاد آئی جو اس سے صاحبہ نے پڑھوائی تھی۔۔ جس پہ صاحبہ بے ساختہ ہنس دی۔۔ چل تو تیار رہی کل میں لڑکے والوں کے ساتھ آؤں گی وہ تجھے دیکھ لیں تو انہیں دیکھ لے۔۔ نجمہ کہہ کے چل دی اور صاحبہ پیڑ کے ساتھ جھلتی اپنے خوابوں کے شہزادے کے خیالوں میں کھو گئی۔۔۔۔۔ پگلی

قسط نمبر۔۔ 5

رائٹر۔ نازی۔ مشتاق

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

کونسا ڈریس پہنو آج میں پہلی بار بلانج سے ملو گی۔۔ مجھے پنک پہننا چاہئے اس میں لڑکیاں بہت کیوٹ لگتی ہیں۔۔ ہاں یاد آیا ناولز میں بھی اکثر لڑکیاں پنک ڈریس میں ہوتی نازک سا جوتا پاؤں میں آئے ہائے اب پاؤں بھی اچھی طرح مانجھنے پڑیں گے سنا ہے امیر لڑکے پاؤں سے زیادہ امپریس ہوتے گورے چٹے پاؤں سے۔۔ وہ خود سے ہی باتیں کیے جا رہی تھی اور خود ہی جواب بھی دے رہی تھی

- اچانک دروازہ بجا۔ ہائے اللہ کہیں وہ آ تو نہیں گے اور میں تیار بھی نہیں ہوئی۔ وہ گھبرا کے اندر بھاگی اماں باہر دیکھ لے کون ہے میں تیار ہونے جا رہی۔۔۔۔

آرے او اونجہ۔۔ اماں نے پرتپاک انداز میں استقبال کیا۔۔۔۔ آپا یہ رشید چچا ہیں ان کے بیٹے جیسے ہی ہیں بلال ان کے رشتے کے لئے آئے ہیں۔ نجمہ نے تعارف کروایا۔۔ آئیں جی سو بسمہ اللہ اماں نے دوپٹہ سیدھا کرتے ہوئے کہا اور ان کو کرسیوں پہ بیٹھنے کو کہا۔۔ بہن ہمیں بس اپنی بیٹی سے ملو، دیں جس کے لئے ہم آئے ہیں نجمہ بہن نے بہت تعریفیں کر رکھی ہیں رشید چچا نے مسکرا کے کہا۔۔ اور اماں نے فخر سے پہلی بار نجمہ کو خوشی سے دیکھا۔۔۔ صاحبہ ارے بیٹا آ جاو۔۔۔۔

صاحبہ ہاتھوں میں چائے کی ٹرے تھامے شرماتی اندر داخل ہوئی۔۔۔ سفید تنگ پاجامہ جس پہ لمبی پنک فراق اور سفید اور پنک دوپٹے میں بالوں کا فرنٹ سے ہلکا سا پٹ بنائے کلاسیاں سلور رنگ کی چوڑیوں سے سجائے وہ کسی کے بھی دل کو با سکتی تھی۔ رشید چچا نے دیکھتے ہی رضا مندی ظاہر کر دی کہ میرے بلال کو ایسی دلہن ہی چھپے گی۔ بہن آپ لوگ جب چاہے آ سکتے ہیں ہمارا گھر بار دیکھنے ہمیں تو رشتہ پسند ہے آپ کا۔ جمیز ہمیں نہیں چاہئے میرے بیٹے نے سختی سے منع کیا ہے۔۔ تمام معاملات بہ خوبی طہ پائے گئے تھے مگر اک مسئلہ جوں کا توں ہی تھا صاحبہ اور بلال کی ملاقات۔۔ دونوں نے اک دوسرے کو صرف تصویر میں ہی دیکھ رکھا تھا۔۔ خیر تمام معاملات کے بعد آخر کار وہ دن بھی آ ہی گیا جب وہ سچ سنور کے چاند کو بھی مات دیتی اپنی خوبصورتی کے تمام تر جلوے لئے سرخ عروسی لباس میں ملبوس وہ بلال کے کمرے میں گھونگھٹ نکالے اس کے آنے کا انتظار کر رہی تھی۔۔

ہائے اللہ یہ کبخت دل کیوں آج قابو میں آنے کو نہیں دے رہا۔۔ کب وہ آئیں گے اور میری تھوڑی

اٹھا کے میرے لب چوم لیں گے ہائے ناول میں تو یہی کرتا ہے بالاج وہ اپنے خیالوں میں مگھن تھی کہ بالاج کمرے میں داخل ہوا۔ وہ خیالوں کی دنیا سے واپس آ کے سمٹ کے بیٹھ گی اس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔ بالاج دروازہ لاک کر کے اس کے پاس آ کے بیٹھ گیا۔ سلام کیا اس نے جس کا جواب صاحبہ نے گردن ہلا کے دیا۔ اچھی لگ رہی ہیں آپ اس نے صاحبہ کا ہاتھ تھاما اور بھوسہ دے کے اس کی طرف گلاب کا سرخ پھول تھمایا۔ یہ آپ کے لئے۔۔۔ دراصل میں بس آفس میں بے حد مصروف رہا آپ کے لئے جلدی میں کچھ لے نہ سکا مگر میرے خیال میں آج کی رات ان پھولوں سے زیادہ قیمتی اور کوئی تحفہ نہیں ہو سکتا۔۔۔۔۔

صاحبہ کا دل ٹوٹا۔ بالاج ایسا تو نہ تھا اس نے صاحبہ کی تعریفوں میں رات گزار دی اس کو بیش قیمت چین پہنائی اس کی گردن چوم کے کہاں ہے وہ رومانس وہ پیار۔ اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھرنے لگ گئی۔ ارے کیا ہوا آپ کو شاید گھر کی یاد آ رہی ہو گی دیکھیں مجھے آپ اپنا دوست سمجھو۔ اس نے صاحبہ کے ہاتھ تھام لئے۔۔۔ دوست ارے مجھے تمہیں اپنا عاشق سمجھنا ہے دوست کا میں نے اچار ڈالنا ہے صاحبہ دل ہی دل میں کڑ رہی تھی۔ اچھا آپ سو جائیں آپ بہت تھک گئی ہیں میرے خیال سے آپ چیخ کر لو میں آپ کے لئے چائے لے کے آتا ہوں ٹھیک ہے پھر آپ سو جانا۔ وہ روم سے باہر نکل گیا۔ ہائے بہاڑ میں جائے تمہاری چائے نہ کوئی حسین یاد نہ کوئی رومانس یہ ہے میری شادی کی پہلی رات بالاج تم تو اتنے رومینٹک تھے مجھے ویسا بالاج چاہئے نہ ناول کی طرح میرے بالوں کا جوڑا کھولا بس یہ جاوہ جاوہ رو دینے کو تھی پیتے رہو اب دو دو کپ چائے ملک صاحب خود ہی اتنی پھسکی رات سے بہتر میں سو ہی جاؤں۔۔۔ صاحبہ نے غصے سے پورے کمرے میں اپنی

جیولری اتار کے پھینکی ہوئی تھی دوپٹہ کہیں پڑا تھا جو تا کہیں اور خود پورے بیڈ پہ وہ ترچھی لیٹ کے منہ پہ کمرے کے اوڑھ کے لیٹ گئی۔۔ جب وہ پیار سے کمرے میں داخل ہوا ہاتھوں میں چائے کے کپ تھا مگر کمرے کا حلیہ دیکھ کے اسکا سر چکر گیا۔۔

پگلی۔۔۔۔۔

قسط نمبر۔۔۔۔۔ 6

رائٹر۔۔۔۔۔ نازی مشتاق

وہ ہاتھ میں چائے کے کپ تھا مگر جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا ہر طرف بکھری جیولری اور اس کے کپڑے بالاج کا سر چکرانے لگ گیا۔ یہ سب کیا ہے میں نے پچا سے کہا تھا لڑکی سلیقہ مند ہو مگر یہاں یہ سب دیکھ کے کیا میں کہوں اس کو وہ سر پکڑ کے صوفے پہ ہی بیٹھ گیا۔۔۔

صاحبہ کی آنکھ کھولی جب صبح تو اس کو اپنے پاس کسی کا وجود محسوس ہوا۔۔ ہائے یہ کب آئے میرے پاس اور اس قدر پاس اس نے شرماتے ہوئے ہاتھ بڑھایا اٹھ جائیں جی۔۔ وہ ہولے سے ہلا رہی تھی اس کو۔۔۔ جی اٹھا ہوا ہوں میں سویا ہی کب تمہارات کے دو بجے جس بندے نے دو کپ چائے کے پی لئے ہوں اس کو کہاں نیند آئی۔۔۔۔

آواز تو صوفی کی جانب سے آئی سے تھی۔۔ آپ وہاں کیا کر رہے اور یہاں کون ہے پھر اس نے گھبرا کے پوچھا۔۔ وہی جس کو آپ ہگ کر کے سوئی رہی ہو مزے سے وہ کہہ کے باہر چلا گیا۔۔ ہائے اللہ کون ہے کجمنت اس نے کانپتے ہاتھوں سے تکیے سے کمر بٹایا۔۔ اور خود کو سنے لگ گئی شادی کی پہلی صبح ہی میں نے اتنی احمقانہ حرکت کی وہ کیا خاک مجھ سے رومانس کرے گا یہ نگوڑا تکیہ جو اس کی جگہ میرے پہلو میں آلیٹا تھا۔ وہ بیٹھ کے سر کھجانے لگ گئی۔۔

چچا میں زرا سٹڈی روم میں سونے کے لئے جا رہا ہوں ویسے بھی ولیمہ کا فنکشن رات کا ہے پلیز مجھے کوئی ڈسٹر ب نہ کرے میں رات بھر سو نہیں پایا۔۔ جی بیٹا۔۔ آپ آرام کرو، رشید چچا نے زو معنی انداز میں کہا جس پہ وہ شرمندہ ہو گیا اب کس کو پتہ کہ میں رات بھر کیوں سو نہ پایا تھا چچا، آپ کے ہی لائے ہوئے تحفے کے توسط سے وہ خیالی دنیا سے باہر آ کے سر جھٹکتا روم میں چلا گیا۔۔

بالاج۔۔۔۔۔ بالاج۔۔۔۔۔ وہ شاہور لینیے کے بعد گیلی زلفوں کو سمیٹتی باہر نکل آئی۔۔۔۔۔ چچا۔۔۔۔۔ بالاج کہاں ہیں۔ اس نے نظریں گھماتے اس کو ڈھونڈتے ہوئے پوچھا۔۔ بیٹا وہ تو آرام کر رہے اور کہہ گئے کہ کوئی ان کو ڈسٹر ب نہ کرے۔۔ اویں ڈسٹر ب نہ کروں میں ان کی بیوی ہوں مجھے بتائیں وہ کونسے روم میں ہیں۔۔ اس نے رشید چچا سے پوچھا آؤ بیٹا میں لے چلتا۔۔

رشید چچا دروازے تک چھوڑ کے واپس لوٹ آئے۔۔ اس نے دروازہ کھولا تو وہ سانیڈ پہ لگے سنگل بیڈ پہ سکون کی نیند سو رہا تھا یہ جانے بغیر کہ کچھ لمحوں میں اسکی نیند حرام ہونے والی ہے۔۔۔۔۔ ہیرو کو ہیروئن کے گیلیے بال بہت پسند آتے ہیں جب وہ اک جھٹکے سے لہراتی بال اس نے جیسے ہی بالوں کو جھٹکا دیا پانی کی بوندوں سے بالاج کا چہرہ اور بال بھیگ گئے۔۔ وہ اچانک ہڑبڑا کے اٹھ بیٹھا جب اس

کی نظر سامنے کھڑی صاحبہ پہ گئی جو گیلیے بال لیے مسکرا رہی تھی اف میرے خدایا۔ یہ کیا حرکت ہے یار تمہیں ٹاول نظر نہیں آیا کیا شاور کے بعد؟ بالوں سے ٹپ ٹپ کرتے ننھے قطرے اب کارپٹ کو داغدار کر رہے تھے۔۔۔ رشید چچا۔۔۔ رشید چچا۔۔۔ وہ زور زور سے چلانے لگا۔۔۔ رشید چچا بھاگتے ہوئے سڈی روم میں گئے جی بیٹا کیا ہوا۔۔۔ چچا میں نے آپ کو منع جب کیا تھا کہ مجھے کوئی ڈسٹر ب نہ کرے تو یہ سب کیا ہے وہ چلایا تو رشید چچا نے جو ہاتھ باندھے مہذب انداز میں کھڑے تھے انہوں نے گردن جھکا لی۔۔۔ صاحبہ کی آنکھوں میں آنسو تیرنے لگ گئے وہ وہ منہ پہ ہاتھ رکھ کے اپنی آواز دباتی وہاں سے بھاگ کے کمرے میں بند ہو گئی تھی۔۔۔

کچھ دیر بعد جب اسکا غصہ نارمل ہوا تو اس نے چچا سے اپنے رویے کی معذرت کی۔۔۔ بیٹا میری فکر چھوڑو آپ کو دلہن سے ایسے بات نہیں کرنی چاہئے تھی ان کے ابھی بہت ارمان ہوں گئے۔ چچا نے کہا۔۔۔

ارمان نے بہت ان کے محل محل کے باہر آتے اللہ بس مجھے اپنی امان میں رکھے۔ وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑاتا اس کے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

پیگلی۔۔۔۔۔

قسط نمبر۔۔۔۔۔ 7

رائٹر۔۔۔۔۔ نازی مشتاق

بالاج کمرے کے باہر کھڑا دروازہ کھٹکھٹا رہا تھا۔۔۔ صاحبہ دروازہ کھولو یار۔۔۔ سوری یار میں نیند میں تھا۔۔۔ بالاج کو اب اپنی غلطی کا احساس ہو رہا تھا۔۔۔۔۔ کیا کروں کھولوں یا نہ صاحبہ اسی کشمکش میں تھی۔۔۔ آخر یہ فیصلہ ہوا کہ کھول دیا جائے دروازہ اس نے جیسے ہی دروازہ کھولا۔۔۔ بالاج نے اسے گلے سے لگایا۔۔۔ کچھ جذبات کا بہاؤ تھا اور کچھ صاحبہ کی آداؤں کا کمال۔۔۔ مگر جو بھی تھا وہ دونوں اک جائز رشتے میں بندھ چکے تھے۔۔۔ اپنا پیار اور رومانس صاحبہ پہ نچا کر کرنے کے بعد اس نے صاحبہ کی گود میں سر رکھ لیا۔۔۔ میں کچھ اپنے بارے میں بتانا چاہتا ہوں آپ کو صاحبہ۔۔۔ جی۔۔۔ اس نے بالاج کے بالوں میں پیار سے انگلیاں گھماتے ہوئے کہا۔۔۔ دیکھو ہم دونوں اب شادی شدہ ہیں ہاں یہ بھی سچ ہے کہ ہم میں ایچ ڈفرنس بھی کافی ہے میں ٹھہرا اک میچور بندہ جس کا تمام وقت اس کے آفس میں گزرتا ہے مجھے ہر وقت کارروانس پسند نہیں آتا میرے خیال میں ہر چیز اپنے وقت پہ اچھی لگتی ہے تمہیں یہ باتیں سمجھنی چاہئے اب۔۔۔ ہماری نئی زندگی کی شروعات ہو چکی ہے۔۔۔ بس کوشش کرو کہ میرے مزاج کو سمجھ پاؤ۔۔۔ میں ہر وقت رومانس نہیں کر سکتا آفس میں سو طرح کے اتار چڑھاؤ چلتے رہتے کبھی رومانس کا بن جاتا موڈ کبھی نہیں سو پلیر اب آپ میچور ہو جائیں۔۔۔ وہ پیار سے سمجھا رہا تھا۔۔۔۔۔ مگر وہ صاحبہ ہی کیا جس کو فوراً سمجھ آ جائے۔۔۔

وہ مزے سے سوری تھی۔۔۔ بالاج نے کوشش کر کے دیکھ لی اسے اٹھانے کی مگر بے سود۔۔۔ صاحبہ اٹھ جاو میرے آفس جانے کا ٹائم ہو رہا ہے یار۔۔۔ تو آپ چلے جائیں نہ جانو۔۔۔ ہیرو تو اپنا کام

خود کر کے اک پیار بھری کس کر کے چلے جاتے۔۔ وہ نیند میں نہ جانے کیا کچھ بولے جا رہی تھی

واٹ نانسینس۔۔ کیا الٹا سیدھا بولے جا رہی ہو۔۔ بالاج غصے میں ناشتہ کیے بغیر ہی چلا گیا۔۔۔۔۔
 صاحبہ کی آنکھ کھلی تو دن کے بارہ بج رہے تھے۔۔ اف آج تو مجھے بالاج کو پیار سے اپنے ہاتھوں سے
 تیار کروا کے آفس بھیجنا تھا مجھے کسی نے جھگایا بھی نہیں۔۔ وہ منہ پھولا کے بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔۔
 وہ اس وقت اپنی بہت امپورٹنٹ میٹنگ میں مصروف تھا جب اسکی کوئی چھٹی کال آئی۔۔۔
 ایکسیکوز می۔۔ وہ باہر نکل آیا تھا روم سے۔۔ ہاں صاحبہ بولو جلدی خیریت سب؟ اس نے اجلت
 میں پوچھا۔۔ کیا صاحبہ ایسے بات کرتے ہیں کوئی۔۔ پیار سے بولتے کے بولو جان من یا
 کہتے۔۔۔۔۔ ٹون۔۔۔۔۔ ٹون۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے اس نے کال کاٹی تھی نہ صرف بلکہ
 فون بھی آف کر دیا تھا۔۔۔۔۔

صاحبہ شدید غم و غصے میں تھی۔۔ کیا سمجھتے خود کو یہ نہ ان کو پیار کرنا آتا نہ ہی پیار بھرے لفظ بولنے
 آتے بس ہر وقت غصہ۔۔ وہ خود سے باتیں کر رہی تھی جو رشید چچا سن چکے تھے۔۔۔ بیٹی سنو ادھر آ
 کے بیٹھ کے میری بات سنو۔۔ چچا پلیمز میرا موڈ پہلے ہی خراب ہے۔۔ اس نے غصے سے کہا۔۔
 میرے پاس تمہاری پریشانی کا حل ہے۔۔ چچا نے مسکرا کے کہا۔۔ کونسا حل وہ پتھر ہے جس کے
 ساتھ سر پھوڑ رہی ہوں میں اس نے ماتھا پیٹتے ہوئے کہا۔۔ تم تیار ہو کے آو میرے ساتھ میں گاڑی
 میں انتظار کر رہا۔۔ چچا کہہ کے مڑے ہی تھے کہ۔۔۔ ارے ارے ٹھہریں زرا مجھے کیا سمجھ رکھا میں
 کوئی بدھو نہیں جس کا دل آئے لے چلے وہ ہاتھ لہرا لہرا کے بول رہی تھی۔۔ لاجول ولا قوۃ حد ہے لڑکی

چپ چاپ چلو میرے ساتھ اور میں تمہارا سر ہوں آئی سمجھ اب چلو ہم شاپنگ مال چل رہے اور اس کے بعد سیلون تمہیں خیال تو آنے والا نہیں کہ میرے بیٹے کو خوش کیسے رکھنا ہے مجھے ہی کچھ کرنا پڑے گا۔۔۔ چچا کہہ کے باہر چل دیے۔۔۔۔۔

پگلی

قسط نمبر 8

رائٹر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نازی مشاق

وہ منہ لٹکائے رشید چچا کے ساتھ گاڑی میں چپ چاپ بیٹھ گئی۔ ۔۔۔ موبائل میں نیٹ ہے تمہارے؟
چچا نے اپنی عینک کے شیشے اپنے کوٹ سے نکالے اک ننھے رومال سے صاف کرتے ہوئے
پوچھا۔۔۔ جی ہے۔۔۔ صاحبہ نے بیزاری سے جواب دیا۔۔۔ چلو ٹینشن ہی کوئی نہیں اب زرا چیک کرو
دلن آج کل کا کیا فیشن ہے کپڑوں کا اور بالوں کا زر مجھے دیکھا وچچا نے اپنا حکم نامہ مسلط کرتے
ہوئے کہا۔۔۔ ہیں جی صاحبہ نے حیرانگی کی ملی جلی کیفیت میں کہا۔ چلو زرا، جلدی ہاتھ چلاؤ آنے
والا، شاپنگ سینٹر۔۔۔ ارے ارے ارے۔۔۔ چچا اللہ کی پناہ ایک بازو ہے اور دوسرا غائب یہ یہ
دیکھو۔۔۔ اس نے کسی معصوم بچے کی طرح آنکھوں میں حیرت لئے فون چچا کو تھما دیا۔ ارے پرے

ہٹاوا اس حرافات کو بچانے ایسے زور کا جھٹکا دیا کہ صاحبہ کے ہاتھ سے فون گرتے گرتے بہ مشکل بچا۔ کیا بچا ابھی میرا فون ٹوٹتے ٹوٹتے بچہ ہے اس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔ اک ہمارا زمانہ تھا کیا نفیس لباس ہوا کرتے تھے جس طرف نظر جاتی پاکیزگی نظر آتی معصومیت نظر آتی اور آجکل اللہ کی پناہ بچانے کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ چلو میرے ساتھ ہم خود ہی کچھ پسند کر لیتے۔۔۔ بلکہ ایسا کرو کہ بالاج سے ابھی فون پہ پوچھو کہ اسے کس طرح کا لباس پسند کونسا رنگ پسند بچانے اپنی طرف سے مشورہ دے کے کام آسان کیا۔۔۔ نہ جی میں اس کھڑوس کو کال نہیں کرنے والی۔۔۔ صاحبہ نے دوپٹہ انگلی پہ لپیٹتے ہوئے کہا۔۔۔ شاباش پتر میرے منہ پہ ہی میرے بیٹے کو کھڑوس بول رہی۔۔۔ چلو ملاو ابھی فون اسے اور جیسے میں بولوں ویسے ہی بات کرنا۔ چچا کیا ہے بھی اس نے پیر پیٹتے ہوئے کہا۔۔۔ چلو شاباش پہلے سلام کرنا پھر بولنا آپ کی یاد آ رہی تھی بہت۔۔۔ صاحبہ منہ پہ ہاتھ رکھ کے زور سے قہقہے لگا کے ہنسنے لگ گئی۔۔۔ نہ چچا مجھے کوئی نہیں فی الحال ان کی یاد آ رہی مجھ سے نہیں جھوٹ بولنے ہوگا۔۔۔ بچانے اک غصیلی نگاہ ڈالی تو اس کی ہنسی جاتی رہی اچھا نہ ٹھیک ہے اور بتائیں آگے اس نے بازو باندھتے ہوئے پوچھا۔۔۔ ہاں تو میں کہہ رہا تھا بچانے اپنی عینک ٹھیک کرتے ہوئے دوبارہ بات وہی سے جاری کی جہاں سے ربط ٹوٹا تھا اس سے پیار محبت کی باتیں کر کے پوچھو سب اس کی پسند وغیرہ۔۔۔ ہائے بچا آپ کے سامنے ہی پیار محبت شروع ہو جاوے بھی مجھے تو شرم آتی اس نے منہ دونوں ہاتھوں میں چھپا لیا۔۔۔

لاحول ولا قوۃ چچا وہاں سے کچھ فاصلے پہ اک چھوٹے سے کیٹیریا میں رکھی کرسی پہ بیٹھ گئے۔۔۔

صاحبہ کو مجبوراً اسے کال کرنا پڑی سلام کے بعد اس نے بات شروع کی سنیں جی آپ کی بہت یاد آرہی ہے۔۔۔ ہاں علی صاحب بدر اینڈ سنز کمپنی کی ٹیم آچکی تو پیٹھائیں ان کو میں بس دس منٹ تک آرہا ہوں۔۔۔ ہاں بولو بیگم زرا جلدی بولو۔۔۔ بہاڑ میں جائے آپ کا کام اور سب انتہائی کھڑوس ہو، آپ اس نے غصے سے فون بند کر دیا اور آنسو بہانے لگ گئی جب چچا تیز قدم اٹھاتے اس کے پاس پہنچ گئے کیا ہو گیا ہے دلہن۔۔۔ میرا سر مجھے اس کھڑوس کی خاطر کچھ نہیں بدنا ان کو کوئی فرق پڑنے والا نہیں ہے چچا اس نے دوپٹے سے اپنی نازک ناک رگڑتے ہوئے اک بازو کمر پہ رکھ کے روتے ہوئے کہا۔۔۔



پگلی

----- قسط نمبر 09 -----
www.urdu novels mania.com

----- رائٹر۔۔۔۔۔ نازی مشتاق -----

وہ مسلسل روتے جا رہی تھی۔ اچھا چھوڑو نہ پتر تم جانتی ہو وہ کتنا مصروف ہوتا ہے۔۔۔ چچا نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔۔۔ ہاں تو یہی بات ہے نہ چچا اس کھ۔۔۔ ٹوس بھی میں یہی کہوں گی چچا سوری پر آپ کا بیٹا ایسا ہی ہے صاحبہ نے کن آنکھوں سے چچا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ او پتر یہی تو مسئلہ

ہے نہ وہ مصروف ہے پر جب گھر آئے تو تم بھی آگئے سے اجڑے حلیے میں اس کو ملو تو اس کا تو تم سے دل بھر جانا ہے تو تو لڑکی ہے اس کا دل اچاٹ ہوا تو وہ دوسری کر لے گا جو اس کا خیال رکھنے والی ہو آئی سمجھ چچا اسے اب سمجھا رہے تھے۔۔۔ ہا۔۔۔ یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں تھا چچا بالکل بالکل سو فیصد آپ ٹھیک بول رہے۔۔۔ یہ بات مجھ بدھو کے دماغ میں کیوں نہ آئی۔۔۔ وہ اب ٹھوڑی پہ ہاتھ رکھ کے کرسی پہ بیٹھ گئی پریشانی کے اشارے واضح نظر آ رہے تھے اسکے معصوم چہرے پہ۔۔۔ ہیں کون سی بات بھلا۔۔۔ چچا بھی سامنے کی کرسی پہ بیٹھ گئے۔۔۔ یہی تو چچا اب آئی سمجھ مجھے کہ یہ بندہ پگلتا کیوں نہیں میرے حسن سے ارے چچا ہاڑ میں گئی شاپنگ ہمیں فوراً بالاج کے آفس جا کے پتہ لگوانا ہوگا کہ وہ دوسری کون منحوس ہے میں اس کا منہ نہ توڑ دوں تو میں بھی اپنے نام کی صاحبہ نہیں ہوں ہاں دیکھ لینا چچا آج تو بہت پھٹا ہونے والا ہے۔۔۔ اس نے قمیض کی آستینیں اوپر چڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔ چچا سر پیٹ کے رہ گئے اوکڑیے میں نے مثال دی تھی کہ سدھر جانے تو سمجھی تو یہ سب بھی ہو سکتا ہے چچا نے لاچاری سے دیکھا۔۔۔ تو دفع کر سب کو چل تو اندر آ میرے ساتھ اس سے پہلے کہ تو میرا دماغ خراب کرے چل تو کپڑے تیرے لیتے۔۔۔ ہاں تو آپ ہی پتہ نہیں کیا کچھ بے ہودہ مثالیں لے کے بیٹھ گئے میں تو جانتی میرے بالاج ایسے نہیں وہ دوپٹے کا پلو لہراتی آگے کو چل دی چچا بس تعاسف سے اسے دیکھ کے رہ گئے۔۔۔ اب چلیں بھی کیا سوچنے لگ گئے چچا۔۔۔ دونوں شیشے کا بھاری دروازہ دھکیلتے اندر کو چل دیے۔۔۔۔۔

وہ میٹنگ سے فارغ ہوا تو کافی کا آرڈر کر کے اپنے آفس کی ریوالونگ چیرپہ آنکھیں مندھے ریلیکس ہو کے بیٹھ گیا۔۔۔۔۔ تبھی اس کے فون پہ کسی آنجان نمبر سے کال آئی۔۔ نمبر کسی دوسری کنٹری کا شوہورہا تھا۔۔ اس نے کچھ توقف کے بعد کال اٹھالی۔۔۔

ہائے کیا بالاج بات کر رہے ہو؟۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے نسوانی آواز ابھری۔۔۔۔۔ جی آپ کون سوری میں نے نہیں پہچانا۔۔۔۔۔ بالاج کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ لڑکی وہ بھی دوسرے ملک سے اور اس کو کیسے جانتی ہے۔۔۔۔۔ ایم ٹینا بدروہاب کی بیٹی۔۔۔۔۔

تب بالاج کو یاد آیا کہ یہ بدرائنڈ سنز کمپنی کے مالک بدروہاب کی دو بھائیوں کی اکلوتی بہن ہے ان کی تمام فیملی انگلینڈ مقیم تھی ان کے بزنس پارٹنرز نے انکی کمپنی سنبھال رکھی تھی مگر جب بھی بدروہاب کا پاکستان چکر لگتا وہ زیادہ وقت بالاج کے ساتھ گزارتے تھے انکا خیال تھا کہ بالاج جیسا بزنس کے ہر داؤ پیچ جاننے والا ایسا منجھا ہوا بزنس مین بہت کم ہوتے اور انکی ذاتی خواہش بھی تھی کہ ٹینا کی سسٹمی کے بعد وہ بالاج سے اس خواہش کا اظہار کر دیں گے کہ وہ اسے اپنا داماد بنانا چاہتے ہیں مگر بقول صاحبہ کے۔۔۔۔۔ بالاج تو ناول میں جب صاحبہ کا ہوتا تو حقیقت میں کیونکر کسی اور کا ہوتا۔۔۔۔۔

جی جی کیسی ہیں آپ۔۔۔۔۔ بالاج نے پہچانتے ہوئے خوشدلی سے اسکا حال احوال پوچھا۔۔۔۔۔ میں بالکل ٹھیک ہوں اچھولی میں بزنس ٹور پہ پاکستان آرہی ہوں پاپا اور بھائی دبئی چلے گئے ہیں بزنس میٹنگ کے لئے سو پاپا آپ کا کونٹیکٹ نمبر دے گئے مجھے تاکہ کوئی پرابلم نہ ہو۔ اس نے کہا جی شیور آپ بے فکر ہو کے آئیں۔۔۔۔۔ اس نے پرتپاک انداز میں ٹینا کو کہا ہلکی پھلکی گفتگو کے بعد دونوں کو اندازہ ہو گیا کہ ان کے بزنس سے ریلیٹیو خیالات میں کافی حد تک مماثلت ہے۔۔۔۔۔

[illegible]

ساتھ کھڑی صاحبہ کے گرد کر دیئے۔۔ وہ اس سے اس قدر قریب ہو گیا کہ صاحبہ کو کسی کی گرم سانسیں اپنے چہرے پہ محسوس ہونے سے اس نے جھٹ سے اپنی آنکھیں کھول دی۔۔ بالاج کو اپنے اس قدر قریب پہ کے جہاں وہ ایک طرف خوش ہوئی وہی دوسری طرف اس کے سفید گال سرخی مائل ہونے لگ گئے۔۔ کیوں کیا ہوا۔۔ آپ تو چاہتی یہی تھی کہ میں رومانس نہیں کرتا تو آج جب تم اپنی تمام تر حسن کی رعنائیاں لئے سامنے کھڑی ہو دل میں جذبات بھی دہک رہے تو شرم کیسی جان من اس نے جھک کے اس کے کان میں سرگوشی کی تو وہ مسکرا دی۔۔ اس نے کمر سے پکڑ کے اسے اپنے اور قریب کر لیا اپنے لب اس کے لبوں پہ سجا دیئے۔۔۔

.....# پگی

قسط نمبر 10

[illegible]

urdu novels mania 10
- نازی مشاق
www.urdu novels mania.com

صاحبہ بے حد خوش تھی بالاج بالکل اسے اپنے ناول کے ہیرو جیسا لگنے لگ گیا تھا زرا اسی اس کی خود پہ
توجہ دینے کی دیر تھی اور بالاج کا اس قدر جھکاؤ اسکی طرف ہو گیا تھا وہ اس سے لپٹی دل ہی دل میں صد
شکرا دا کر رہی تھی۔

دونوں کی آنکھ فون کی مسلسل ہوتی بیل پہ کھلی۔ بالاج نے ادھ کھلی آنکھوں سے سائیڈ ٹیبل پہ ہاتھ مارتے ہوئے فون پکڑا سکرین پہ ٹینکا کا نام جگمگا رہا تھا۔۔ اس نے صاحبہ کے سر کے نیچے سے آرام

سے اپنا بازو نکالا اور سیدھا بیٹھ کے کال اینڈ کی۔ جی ٹینا کیسی ہیں؟ میں بالکل ٹھیک آپ کہاں غائب ہو جناب۔ اس نے شکوہ کیا۔۔۔ بالاج کی آواز پہ صاحبہ کی بھی آنکھ کھل گئی۔۔۔ وہ اشارے سے پوچھ رہی تھی کہ کون ہے کال پہ جب بالاج نے اسے انگلی کے اشارے سے خاموش رہنے کا کہا۔۔۔ وہ بھی اٹھ کے اب بیٹھ چکی تھی۔۔۔ جی میں نے کہاں غائب ہونا ہے وہی آفس اور گھر۔۔۔ آپ بتائیں کب آپ آرہی ہیں پاکستان؟۔۔۔۔۔ ہیں ہیں آ۔۔۔ رہی۔۔۔ ہیں اسکا مطلب لڑکی سے باتیں ہو رہی ہیں۔ صاحبہ نے تیوری چڑھالی۔۔۔۔۔ میں آئیر پورٹ پہ ہوں بس کچھ ہی دیر میں فلائیٹ ہے آپ پک رہیں دیکھئے گامچے کرنارات کافی ہو جائے گی۔۔۔ اس نے کہا۔۔۔ نہیں مجھے کوئی پرابلم نہیں ہے میں پک کرنے آ جاؤنگا اور جتنے دن آپ یہاں ہو میں نے اپنے گیسٹ ہاوس میں آپ کے رہنے کا انتظام کر دیا ہے۔۔۔ اس نے مسکرا کے کہا۔۔۔ اوہ تھینک یو میں اس بات کو لے کر بہت ٹینس تھی پہلی بار آرہی تھی پاکستان کنفیوزڈ تھی آپ نے مسئلہ حل کر دیا۔۔۔ ٹینا نے بغیر کسی مزہمت کے ہامی بھر لی۔۔۔

چلیں پھر رات کو ملاقات ہوتی ہے۔۔۔ بلال نے مسکرا کے کہا اور کال ڈیسکونیکٹ کر دی۔۔۔ کون تھی یہ آپ بہت خوش ہو کے اسے گپ لگا رہے تھے۔۔۔ صاحبہ نے غصے سے کہا۔۔۔ میرے بہت اچھے بزنس ٹرمز ہیں اس کے فادر کے ساتھ اور یہ کچھ دنوں کے لئے ہمارے ساتھ رہے گی مجھے بھی ٹائم دینا پڑے گا اس کو وہ بزنس کے سلسلے میں آئی ہے اور تم بھی اچھے طریقے سے رہنا اس کے ساتھ کوئی شکایت نہ ہو اسے۔۔۔

واہ بلال! آپ کو بڑا اسکا نیا خیال ہے میں کوئی اسکے آگے پیچھے گھومنے والی نہیں ہوں اور نہ میں آپ کو ایسا کرنے دوں گی اس نے تمام تر غصہ اس پہ نکال دیا۔۔۔ مجھے باتیں دوہرانے کی عادت نہیں ہے کسی قسم کی کوئی بھی بے وقوفی ہوئی تو انجام کی ذمہ دار آپ خود ہوں گی۔ یہ جو آپ عیش کر رہی ہیں یہاں وہ اس کے فادر اور ان جیسے مزید اور بزنس ٹرمز والوں کی بدولت ہی ہوتا ہے اگر تعلقات اچھے نہ رہیں تو میڈم بزنس بھی ٹھپ سمجھو۔۔

اب گھر کو اور گیسٹ روم کو اچھے سے سیٹ کروائیں اور خود بھی اچھی سی تیار ہو جاؤ کھانا وغیرہ رات کو ہی اپنی اور بچا کی نگرانی میں تیار کروالینا میں آج لیٹ ہی آؤں گا ایک ہی بار اسے پک کر کے ۔۔ وہ کہتا ہوا اٹھ گیا اور صاحبہ غصے میں کمرے میں پہنچ کر کہنے لگی ۔۔۔

وہ جاچکا تھا تب وہ کمرے کی طرف پھینک کے نیچے چاکی طرف چلی گئی ۔۔

چچا۔۔۔۔۔چچا۔۔۔۔۔ کہاں ہیں آپ چچا۔۔۔۔۔ وہ جھنجھلاہٹ میں چچا کو آوازیں دیئے جا رہی تھی۔۔۔ ارے کیا قیامت آگئی سویرے سویرے دلہن۔ چچا اپنے کمرے سے تقریباً بھاگتے ہوئے نکلے۔۔ میں نہ کہتی تھی کہ آپ کے بیٹے کا کوئی چکر ہے اب دیکھ لیں ان کی کوئی سہیلی آرہی ہے آج رات تو اتنا پیار جاگا ہوا اس کھڑوس کے دل میں کہ بولتے۔۔ نہیں تم ہمارے گھر ٹھہرو گی۔۔ وہ باقاعدہ بالاج کی نفل اتار تے ہوئے بتا رہی تھی ڈانگ ٹیبل کی کرسی پہ الٹی پالتی مار کے۔۔۔ ارے دلہن ایسا کچھ نہیں ہے۔۔ بس چچا آپ کا تو وہ بیٹا آپ تو اس کی قسم بھی نہ اٹھاو گے وہ منہ بنا کے بیٹھ گئی تھی۔۔ چچا بھی پریشان تو تھے اندر سے مگر ظاہر نہیں ہونے دے رہے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے بالاج کی آج تک کسی لڑکی سے کوئی بات چیت کبھی نہیں رہی تھی مگر اب یہ اچانک کہاں سے آ

گی۔۔۔ کہیں کوئی اسکی پرانی محبت تو نہیں نکل آئی۔۔۔ نہیں نہیں میرا بیٹا نہیں ایسا۔۔۔ وہ خود ہی پریشان سوچوں میں گم تھے۔۔۔ اب بتاؤ چچا اس پہ اثر ہوا کوئی میرے اتنے بننے سنورنے کا وہ ہنوز منہ پھولائے بیٹھی تھی۔۔۔ میں آج دیکھنا کوئی تیاری نہیں کر رہی اور سو جاؤں گی اتنی رہے وہ کوئی اسکے استقبال میں اپنی نیند نہیں خراب کر رہی۔۔۔

نہیں بے وقوفی والی باتیں مت کرو تم چلو سیلون اور ایسی تیار ہو کے آؤ کہ بالاج کی نظر دوسری طرف جائے ہی نہ چل ناشتہ کر پہلے ہی بہت وقت ہو گیا تیار می کر تو اور چل ۔ ۔ چچا نے سوچتے ہوئے کہا ۔ ۔

میں نہیں جا رہی چچا اس نے ناراض ہو کے کہا ۔ ۔ میں کیا کہہ رہا چچا نے زرا غصہ دکھایا تو وہ اٹھ گی چلی جاتی ناشتہ تو کروادیں اب یا وہ بھی باہر سے ہی کروں اسنے منہ بنا کے کہا ۔ ۔

#پگلی

قسط نمبر 11

ناشتہ کرنے کے بعد وہ ڈرائیور کے ساتھ نکل گئی تھی۔۔ چچا سب کو ہدایات دے رہے تھے کہ کسی قسم کی کوئی کوتاہی نہ ہو۔۔ کچھ ہی دیر میں بالاج کی بھی انکوال آگئی تھی۔ جی پتر ناشتہ کر کے گئے تھے آپ۔ آج جلدی میں آپ نکل گئے چچا فکر مند ہو رہے تھے۔۔ جی چچا آج آفس ہی کر لیا ناشتہ بہت

ادھر آج کام ہیں۔ چچا آج میرے بزنس میں بہت اچھے ساتھی انکی بیٹی آرہی ہے بزنس ٹرپ کے لئے تو ہمارے گھر ہی رہے گی وہ کچھ دن پلیس چچا صاحبہ کو بھی اچھے سے آپ سمجھا دینا کہ کسی بھی قسم کی اس کے سامنے بے وقوفی نہ کرے ورنہ بزنس پہ اثر پڑے گا ہمیں اسکا اچھے سے خیال رکھنا ہے اور ویسے بھی اسکے فادر میرا بہت کرتے ہیں تو میرا بھی فرض بنتا ہے کہ انکی بیٹی کا خیال رکھو۔۔۔ جی بیٹا آپ بے فکر رہو کوئی شکایت نہیں ہوگی۔۔۔ اوکے چچا اس نے ریلیکس ہو کے فون بند کر دیا۔۔۔۔۔

صاحبہ رائل بلیوساڑھی کے ساتھ کاپر کلر کے شارٹ بلاوز میں بلاکی خوبصورت لگ رہی تھی اسکا چاندی سادہ مکتا حسن مزید نکھر گیا تھا۔۔۔ بالوں اک طرف کندھے پہ ڈالے خوشبوؤں میں نہائی وہ گھر میں داخل ہوئی۔۔۔ شاباش دلن ایسے ہی خوش رہو چچا نے خوش ہوتے ہوئے اسے دعا دی۔۔۔ اب بھی اگر چچا آپ کے اس کھڑوس نے مجھے زرا سا بھی انکوری کیا اس چڑیل کے سامنے تو میں منہ نوچ لوں گی بللاج کے سامنے ہی اس چڑیل کا اس نے آئینے میں اپنا سراپا دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

دلن بللاج پتر کا حکم ہے کہ ان کی مہمان سے اچھے سے پیش آنا ہے کسی قسم کی بے وقوفی نہیں کرنی وہ بہت خاص مہمان ہے انکی۔ چچا نے سمجھاتے ہوئے کہا۔ تو میں کیا عام ہوں بتائیں مجھے اس نے منہ بنا کے کہا۔۔۔ دلن تم اگر چاہتی ہو بللاج کی توجہ کا مرکز ہمیشہ تم ہی رہو تو بس جو وہ کہتا مان لیا کرو اور اس سے پیار محبت سے رہو اسکو احساس دلایا کرو کہ تمہیں اسکا کتنا خیال ہے پھر وہ نہ بدلے میں محبت دے تو میں ذمہ دار ہوں۔۔۔

وہ چپ کر کے سنتی رہی پھر اپنے روم میں چلی گئی تھی۔۔۔ تمام کام بخوبی سرانجام دے کے چچا بھی آرام کے لئے اپنے کمرے میں چلے گئے تھے۔ رات کے تقریباً ایک بج رہے تھے جب دروازے

پہ ہارن کی آواز پہ اسکی آنکھ کھلی تھی۔ اس نے بستر سے اٹھ کے کھڑکی سے باہر جھانکا۔۔ گاڑی سامنے کھڑی کر کے وہ باہر نکلا اور دوسری جانب بڑھ کے اسنے دروازہ کھولا خود۔ صاحبہ کو یہ منظر برداشت نہیں ہو رہا تھا مگر اس نے خود کو سنبھالا اور اپنا حلیہ درست کرنے کے بعد وہ نیچے ہال میں آئی۔۔

بلاج کے شانہ بشانہ چلتی ہوئی قد میں تقریباً بللاج کے برابر آتی ہوئی لڑکی جس نے تنگ جینز پہ سلویس بلیک ٹی شرٹ پہنی اور بازو پہ اپنی یو جیکٹ لٹکائے ہوئے بالوں کی پونی ٹیل بنائے اور سر پہ گلاسز رکھے وہ بللاج کی کسی بات پہ کھلکھلا کے ہنستی ہوئی اس کے قدم سے قدم ملائی اندر داخل ہوئی۔۔ صاحبہ کو نجانے کیوں اس کے سامنے کچھ انسکیور فیل ہو رہا تھا۔۔ ارے آپ جاگ رہی ابھی تک یہ معجزہ آج کیسے ہو گیا۔ بللاج نے ہنس کے کہا مگر اس وقت ٹینا کے سامنے اس کو لگا بللاج، اس کا مزاق اڑا رہا ہے۔۔ ٹینا یہ ہے میری وائف اور یہ ٹینا ہے جسکا میں آپ کو بتا چکا اس نے صاحبہ سے کہا مگر وہ جیلس ہو رہی تھی ٹینا سے کہ کبھی بللاج کو میں نے اتنا خوش اپنے ساتھ نہیں دیکھا جتنا وہ اس کے ساتھ ہے۔۔ ہائے مسز بللاج آپ سے مل کر خوشی ہوئی اس نے چند رسومات ادا کیے تو صاحبہ بھی پھسکی ہنسی سے مسکرا دی۔۔ بللاج کو اسکا رویہ بالکل بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔ ٹینا آپ فریش ہو جاو پھر ساتھ میں کھانا کھاتے ہیں، چلیں میں آپ کو آپکا روم دکھا دوں وہ اس کو لے کے چلا گیا اور صاحبہ وہی سیڑھیوں میں پریشان کھڑی رہی۔۔۔۔۔

پیگلی۔۔۔۔۔

قسط نمبر۔۔۔۔۔ 12

[illegible]

وہ چپ چاپ کچن میں چلی گئی تھی کھانا لگانے اتنی رات تک اس نے کسی سرونٹ کو روکنا مناسب نہیں سمجھا تھا۔ بلال ٹینا کو روم دکھا کے سیدھا کچن میں چلا آیا تھا۔۔۔ وہ سکی جانب پشت کیے چپ چاپ کھانا گرم کرنے میں مگن تھی جب اس نے صاحبہ کو بیک بگ کر لی۔۔۔ آج بہت پیاری لگ رہی ہو اس کے لبوں نے گردن چومی۔۔۔ بہت جلدی آپ کی نظر کرم ہو گئی میری جانب اس نے پتھر لہجے میں کہا۔۔۔ بلال کی گرفت ڈھیلی پڑی۔۔۔ کیا مطلب ہے تمہارا۔۔۔ اس نے ایک دم سیریس ہوتے ہوئے پوچھا۔۔۔ وہی جو آپ کو اچھی طرح سے سمجھ آ رہا ہے۔۔۔ اس نے ہنوز وہی رویہ اپناتے ہوئے کہا۔۔۔ پلیز صاحبہ ناٹ آگین۔۔۔ بلال نے اس کی کمر سے بازو پیچھے کھینچتے ہوئے غصہ پہ پوری حد تک قابو پاتے ہوئے کہا۔۔۔ ایک بات سن لیں بلال عورت کی چھٹی حس کبھی غلط نہیں ہو سکتی اور میری چھٹی حس مجھے وارن کر رہی ہے کہ یہ صرف بزنس کے سلسلے میں نہیں آئی ہے اسکا اپنی طرف جھکاؤ اور بغیر کسی مزاحمت کے فوراً یہاں رہنے پہ رضامندی اسکے پیچھے وجہ کچھ اور ہی ہے اس نے تنک کے کہا۔ جب تمہارا دماغ ٹیپیکل بیویوں سے منکل آئے تو آجانا پاس میرے۔۔۔ وہ کہہ کے غصے میں کچن سے منکل گیا۔۔۔ وہ بے بسی سے آنسو پی کے رہ گئی۔ کھانا لگا کے وہ چہرے پہ مصنوعی مسکراہٹ سجائے ان کے ساتھ کھانے کی ٹیبل پہ بیٹھ گئی مگر وہ دونوں آپس میں ہی گفتگو میں مصروف تھے بلال جان بوجھ کے اسے انور کر رہا تھا وہ لگ ہی اتنی پیاری رہی تھی کہ وہ بے چین تھا اس کے پاس آنے کو مگر اسکا رویہ ایسا تھا کہ بلال زبردستی کرنے کی بجائے اس کو انور کر کے ٹڑپانا چاہتا تھا۔۔۔ صاحبہ کا

بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ ٹینا کو کھری کھری سنا ڈالے مگر وہ مجبور تھی پھر بلاج کی اس طرف توجہ اس کے تن بدن میں آگ لگا رہی تھی۔۔۔ وہ ایک دم اٹھ گئی ٹیبل سے۔۔۔ دونوں حیرانگی سے اسے دیکھنے لگ گئے۔۔۔ ایکسیکوزمی وہ کہہ کے سیڑھیاں چڑھتی اپنے روم میں چلی گئی دروازہ بند کر کے وہ پھوٹ پھوٹ کے رونے لگ گئی بلاج مجھ سے اپنی اتنی بے رخی برداشت نہیں ہو رہی میں کسی کی آپ پہ نظر بھی نہیں برداشت کر سکتی اور آپ اس کے لئے مجھے اگور کرنے لگ گئے ہیں اس نے ڈریس چیلج کیا اور بالوں کا لوز جوڑا بنا کے لیٹ گئی آنسو تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے سوچوں کا مرکز بس بلاج اور ٹینا تھے۔۔۔ نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی اور نظریں سامنے لگے کلاک پہ مرکوز تھی میں کیوں اٹھ کے آگئی اس ٹینا کو تو اور موقع مل گیا ہونا اور یہ انہوں نے تو شکر ادا کیا کہیں سے ان کو سہیلی ملی۔ وہ منہ بنا کے آنسو پونچھ کے اٹھ کے بیٹھ گئی۔۔۔ کیا کروں کیا کروں۔۔۔ کس بہانے سے جاؤں نیچے۔۔۔ ہاں پانی کا اچھا بہانا ہے وہ نائیٹی پہ وائٹ گاؤں پہن کے پاؤں میں سلیر اٹکا قاتی تیز قدم اٹھاتی نیچے آئی کچن میں بلاج پہلے سے موجود تھا کافی کے دو کپ تیار کرنے میں مگن جب وہ اندر آئی۔۔۔ کیوں آج نیند نہیں آرہی آپ کو اس نے مسکراتے ہوئے صاحبہ سے پوچھا۔۔۔ آپ کو اس سے مطلب مجھے ضرورت نہیں کسی کھڑوس بے وفا کی خاطر اپنی نیندیں خراب کرنے کی۔ اس نے تلخ لہجے میں کہا جب اس نے صاحبہ کو بازو سے کھینچ کے قریب کیا۔۔۔ مگر آپ کی آنکھیں تو کچھ اور ہی کہانی کہہ رہی ہیں اس نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہا چھوڑیں مجھے اور کافی بنائیں اپنی لاڈلی کے لئے۔۔۔ وہ قہقہہ لگا کے ہنسا تو تم جیس بھی ہوتی ہو آئی سی۔۔۔ میرا جوتا جیس ہوتا اس نے غصے سے کہا۔۔۔ جی جی تبھی آپ نیچے کے چکر کاٹ رہی ہیں اس نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا۔۔۔ میں پانی پینے کے لئے آئی

ہوں اس نے ڈھٹائی سے جھوٹ بولا۔ وہ مزید اس آیا اور اسکا گاون کندھے سے زراسر کا کے شولڈر پہ کس کی میڈم پانی سائیڈ ٹیبل پہ میں جگ بھر کے رکھ آیا تھا اسی لئے کہ آپ کو نیچے آنے کی زحمت نہ ہو اس نے صاحبہ کو تپاتے ہوئے کہا تو اس نے بلاج کو پیچھے کی اور دھکیل کے جانے لگی جب وہ بے اختیار ہنسنے لگ گیا۔۔

پگلی۔۔۔۔۔

قسط نمبر۔۔۔۔۔ 13

رائٹر۔۔۔۔۔ نازی مشتاق

وہ کمرے میں اداس بیٹھی تھی سوچوں میں گم نجانے کب اسکی آنکھ لگ گئی اسے احساس ہی نہ ہوا۔۔۔ دوسری طرف صاحبہ کاشک کافی حد تک یقین میں بدل رہا تھا ٹینا کی باتیں ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔ بلاج بار بار اپنی کلانی پہ بندھی گھڑی کی جانب نظر ڈال رہا تھا وقت کافی ہو چکا تھا جسے ٹینا یکسر نظر انداز کر رہی تھی۔ میں نہیں جانتی تھی بلاج یو آر سو فنی اور ہم دونوں کے بزنس سے ریلیٹیو خیالات اس قدر ملتے ہیں آف اس نے ٹانگ پہ ٹانگ رکھتے مزید ریلیکس ہو کے سو فے پہ بیٹھتے ہوئے کہا۔۔ بس دیکھ لیں اچھا اتفاق ہے بلاج نے مسکرا کے کہا دوسری طرف اسے صاحبہ کی فکر کھائے جا رہی تھی کہ وہ مزید اس سے ناراض ہوگی پتہ نہیں سوئی بھی ہے یا میرے انتظار میں اب تک جاگ رہی ہے۔۔

اچھا بلاج میں نے کل کا کچھ پلین کیا ہے اس نے بے تکلفی سے کہا۔۔۔ وہ کیا بلاج نے اک بار پھر گھڑی پہ نظر ڈالی۔۔۔ وہ یہ کہ کل کا تمہارا پورا دن میرے نام ہوگا اس نے اس قدر حق جتلاتے ہوئے کہا کہ اک لمحے کو بلاج کا رنگ فق ہوا۔۔۔ ہمم کیا مطلب اس نے کچھ نہ سمجھتے ہوئے پوچھا۔۔۔ مطلب یہ مسٹر بینڈسم کہ کل تم مجھے اپنا شہر گھومانے لے کر چل رہے اور لنچ اینڈ ڈنر بھی یہاں کے کسی اچھے سے ریسٹوران پہ کروا رہے ہو۔ اس نے بلاج کی مرضی اور رضامندی جاننا ضروری نہیں سمجھا تھا۔۔۔ چلو لیٹس سی۔۔۔ اس نے سوچتے ہوئے کہا۔۔۔ نووے یہ ڈن ہو چکا ہے مسٹر اس نے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا تو بلاج مجبوراً انکار نہ کر سکا۔۔۔ ویٹس گوڈ۔۔۔ وہ ہنسی۔۔۔ صاحبہ کی اچانک آنکھ کھلی وقت دیکھا تو صبح کے چار ہو رہے تھے اس نے دروازہ کھولا زرا نیچے کو جھانکا تو سامنے سیننگ روم سے دونوں کے قمقمے بلند ہو رہے تھے وہ غصے میں واپس روم میں آئی اور پوری قوت سے دروازہ بند کیا کچھ دیر وہ رکی اور پھر مڑ کے دروازے کو اندر سے لاک لگا دیا۔۔۔ رہواب تم اسی کے پاس مسٹر بلاج جس کے ساتھ تم نے رات گزاری اس نے آنکھوں میں آئے آنسو بے دردی سے پونچھے اپنے ہاتھوں کی پشت سے اور تکیے میں منہ چھپا کے دوبارہ لیٹ گئی۔۔۔

چلو اب میں چلتا ہوں اور آپ بھی ریسٹ کرو صبح آپ نے جو پروگرام بنایا تو ڈرائیو بھی مجھے کرنی اس کے لئے ریسٹ بھی ضروری۔ بلاج نے اٹھتے ہوئے اجازت چاہی۔۔۔ اوہ یس سوری مجھے وقت کا احساس نہیں ہوا تمہاری کمپنی میں اس نے ذومعنی انداز میں کہا جس پہ بلاج نے اسے انکور کر کے سی یو کہہ کے چل دیا۔۔۔ جوینا نے باقاعدہ نوٹ بھی کیا۔۔۔ اس نے روم کا دروازہ کھولنا چاہا مگر بے سود دروازہ وہ اندر سے لاک کر چکی تھی۔۔۔ کیا بچکانہ حرکت ہے یہ صاحبہ پلیز دروازہ کھولو اس نے ہلکا سا

دروازہ بجاکے سرگوشی میں کہا کہ کہیں ٹینا تک نہ پہنچے اس کی یہ حرکت۔۔۔ صاحبہ یارپلیز سوری نہ اب آرام سے کھول دو دروازہ دیکھو ٹینا کیا سوچے گی برا لگتا ہے۔۔۔ اس نے اب کی بار دھیمی آواز میں کہا۔۔۔ مگر صاحبہ تو گھوڑے بیچ کے سوچکی تھی۔۔۔ اس نے پینٹ کی جیب سے فون نکالا اور اسکا نمبر ملانے لگ گیا۔۔۔ دوسری جانب اس نے بہ مشکل آنکھیں کھول کے اسکا نمبر دیکھا۔۔۔ ٹینشن میں رونے کی وجہ سے وہ اب بخار میں تپ رہی تھی اس نے نمبر دیکھا اور فون آف کر کے سیدھا لیٹ کے چھت کو گھورنے لگ گئی۔۔۔ آنسوؤں کی لڑیاں نرم گدازگالوں پہ لٹک کے گردن کو چھو رہی تھیں۔۔۔ بلال نے دروازے کو غصے سے کک کی اور سٹڈی روم میں جا کے لیٹ گیا اک طرف اسے صاحبہ پہ غصہ تھا تو دوسری طرف اسکی ناراضگی کی فکر بھی تھی مگر اسکا نمبر مسلسل بند جا رہا تھا۔۔۔ اس نے میسج ٹائپ کرنا شروع کیا۔۔۔ سوری جانِ من بس کچھ دن تھوڑا کمپر ومانز کرلو میں خود بس برداشت کر رہا اسے بزنس ٹرمز کی وجہ سے تم جانتی اسے ناراض کیا تو بہت سے پروجیکٹس ہاتھ سے نکل جانے ہیں لویو سویٹ ہارٹ اس نے مسکرا کے میسج اس کے نمبر پہ بھیج دیا۔۔۔ مگر وہ فون بند کیے نیم بے ہوشی میں تھی بخار مزید شدت اختیار کر رہا تھا۔۔۔

پنگلی

قسط نمبر 14

[illegible]

اسکی عادت تھی وہ دن کے بارہ بجے سے پہلے کبھی نہیں اٹھتی تھی۔ اس لئے بلال نے بھی کوئی نوٹس نہ لیا اس بات کا کہ وہ ٹھیک ہے یا نہیں۔۔۔ بلال دس بجے اٹھا ناشتہ کرنے کو جب اسے حیرانگی ہوئی کچن میں ٹینا پہلے سے ہی موجود تھی۔ ہائے مین اٹھ گئے ہو۔۔ میں تمہارے ہی انتظار میں تھی آجاؤ میں بریک فاسٹ بناتی ہوں۔ سخت بھوک لگ رہی ہے۔۔ اس کی اس قدر بے تکلفی کو بلال سمیت چچا بھی نوٹ کر رہے تھے اور سخت ناگوار گزر رہا تھا ان پہ ٹینا کا بلال سے یوں بے تکلف ہونا۔۔ چچا صاحبہ نہیں اٹھی ہے ابھی۔ بلال نے بات کا پہلو بدلنے کو چچا سے بات کی۔۔ لیٹ اٹھتی ہے دلہن چچا نے تلخی سے جواب دیا۔۔ یہ لومسٹر اپنا بریک فاسٹ اور آملیٹ کھا کے بتاؤ زرا کیسا بنا ہے۔ جانتے ہو وہاں میں ہمیشہ خود ہی کوکینگ کرتی ہوں کوکینگ ایک آرٹ ہے فن ہے یونو وہ بولے جا رہی تھی اور بلال بس مسکرا نے پہ اکتفا کر رہا تھا اور کن اکھیوں سے چچا کے چہرے کے بدلتے زاویے بھی نوٹ کر رہا تھا۔۔ بریک فاسٹ کے بعد وہ اٹھا اور چچا کے پاس آگیا ٹینا آپ ریڈی ہو جاؤ میں ویٹ کر رہا ہوں یہی۔۔ اس نے چچا کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا جو تسخ کے دانے پرونے میں مگھن تھے۔۔ اوکے بس دس منٹ دو مجھے وہ کہہ کے چلی گئی اندر۔ چچا آج مجھے ٹینا کے ساتھ جانا ہے اس نے خود ہی پروگرام بنا لیا یہ دن پھر ایسے ہی گزرنے ہیں آپ ہی صاحبہ کو کچھ سمجھائیں میری تو وہ ایک نہیں سن رہی ہے بلال پریشان بیٹھا تھا۔۔ سمجھاؤں گا بہت سمجھ دار ہے سمجھ جائے گی۔ چچا نے کہا تو بلال کچھ مطمئن نظر آیا۔۔ تب تک ٹینا بھی آچکی تھی۔۔ ٹھیک ہے چچا ہم جا رہے صاحبہ اٹھی تو کہہ دیجئے گا مجھے کال کرے۔۔

یہ سنتے ہی ٹینا کا موڈ آف ہونے لگ گیا۔ اب چلیں اس نے تیور بدلتے ہوئے کہا جو کہ بلانج کو سخت ناگوار گزر رہا مگر وہ کچھ کہہ نہ سکا کیونکہ وہ مہمان تھی اسکی۔۔ اور پہلی بار آئی تھی پاکستان۔۔

ان کے جانے کے کچھ ہی لمحوں بعد صاحبہ بہ دروازہ کھول کے بہ مشکل سڑھیوں کا سہارہ لے کے نیچے آئی۔۔ بیٹا جلدی آج اٹھ گئی ہو۔۔ چچا نے اس کے چہرے کا بغور معائنہ کرتے ہوئے کہا۔۔

طبعیت تو ٹھیک ہے نہ دلن۔۔ چچا فخر مند تھے اس کی زرد پڑتی رنگت کو دیکھ کے۔۔ چچا بلانج کہاں ہیں۔ اس نے تمام سوالوں کو انکسور کرتے اپنے مطلب کا سوال پوچھا۔۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔۔ چچا کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا بتائیں اسکی حالت پہلے ہی ٹھیک نہیں ہے۔ بتائیں چچا اس نے بہ مشکل بیٹھتے ہوئے کہا۔۔ بیٹا تم آرام کرو میں ڈاکٹر کو بلواتا ہوں چچا نے بات ٹالتے ہوئے کہا۔۔ نہیں جویں آپ سے پوچھ رہی ہوں مجھے وہ بتائیں پلیز اس نے ٹرپ کے کہا۔۔ تمہیں بتایا تو تھا دلن وہ لڑکی آئی ہوئی مہمان نہ چاہتے ہوئے بھی بلانج پتر کو اس کے ساتھ رہنا مجبوری ہے۔ چچا سر جھکا کے بولے۔۔ بس چچا اس نے ہاتھ کے اشارے سے انہیں مزید کچھ کہنے سے روک دیا۔۔ آپ اس شخص کی صفائیاں مت دیں مجھے۔۔ میں اماں کی طرف جا رہی ہوں جب آپ کے پتر کو میری کمی محسوس ہوئی تو کیسے گا آجائے ورنہ اسکی مہمان ساری کمی پوری کر رہی ہے اور اسے اگر نہیں میری ضرورت تو کہہ دینا آپ کہ مجھے کبھی اپنی شکل مت دکھائے۔۔ اس نے آنسو پونچھتے ہوئے کہا۔۔ نہ پتر ایسے مت کر غلطی کچھ دنوں کی بات وہ چلی جائے گی واپس۔ چچا نے اسے روکنا چاہا۔۔ کچھ دن مطلب یہ چچا کہ جب کوئی اس کی مہمان آئے وہ اتنے دن مجھے بھولا رہے ایسا ہوتا رشتہ اسکا ضبط جواب دے رہا تھا۔۔ میں اس وقت جس قرب اور تکلیف سے گزر رہی آپ نہیں اندازہ لگا سکتے چچا اس وقت مجھے مت روکیں میرا چلے جانا

ہی بہتر ہے ابھی۔ وہ کہہ کے اٹھ کے باہر نکل گئی۔۔ ڈرائیور گاڑی نکالو اور وہ چپ چاپ گھر چھوڑ کے چلی گئی۔۔۔

پمکی

قسط نمبر 15 ... سیکنڈ الاسٹ

رائٹر۔۔۔۔۔ نازی مشاق

وہ گھر چھوڑ کے جا چکی تھی۔۔۔ چچا سخت پریشان تھے۔ انہوں نے فوراً بلاج کو کال ملائی۔۔۔ بلاج اور ٹینا شہر سے زرا باہر کو اک خوبصورت رستوران بناتھا اک بہت اونچی چوٹی پہ روشنیوں سے نہایا۔۔۔ دونوں وہاں تھے بلاج اس کو پاکستان کے کچھ تاریخی مقامات کے بارے میں آگاہی دے رہا تھا مگر ٹینا کی توجہ کامرکز صرف بلاج تھا۔۔۔

چچا کب سے کوشش کر رہے تھے مگر بلاج کو فون نہیں لگ رہا تھا وہاں سگنل کا ایشو تھا۔۔
ارے یہ کیا سگنل نہیں کچھ ہو رہے ٹینا نے پریشان ہو کر پوچھا۔۔ جی میڈم ہم کافی اونچائی پہ ہیں یہاں
اکثر سگنل پر اہم رہتی۔۔

چچا کی پریشانی میں مزید اضافہ ہو رہا تھا۔ دونوں تقریباً دو گھنٹے تک پہاڑی سے نیچے آئے تو سسکل بھی بحال ہوئے۔۔۔ چچا تھوڑی تھوڑی دیر بعد بلاج کا نمبر ڈائل کر رہے تھے۔۔۔ اچانک رنگ جانے لگ گئی۔۔۔ یینا کو احساس ہوا یقیناً صاحبہ کروا رہی ہوگی کال۔۔۔۔۔ بلاج مجھے کچھ بات کرنی تم سے ابھی بہت ضروری اگر مائنڈ نہ کرو تو کال بعد میں کر لینا پک۔۔۔۔۔ بلاج کو سخت کوفت ہو رہی تھی مگر اس نے

مُجَبَّرًا فَوْن رَکھ دیا جی کہو۔۔ اس نے منہ ٹینا کی جانب پھیر لیا۔۔۔ بلاج۔۔۔۔۔ مجھ سے شادی کر لو۔۔ تم ہر طرح سے میرے آئیڈیل ہو۔۔ بلاج کو لگا اسکے اعصاب پہ کوئی بم گر ا اس نے اپنا سر تھام لیا تو صاحبہ کا اندازہ ٹھیک تھا وہ سوچنے لگا۔۔ پلیز میری بات سنو ٹینا نے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھا جسے بہت آرام سے اس نے پیچھے ہٹا لیا۔۔

بلال مجھے کوئی پرابلم نہیں ہے تم صاحبہ کو بھی رکھو ساتھ مگر میں نے اندازہ لگایا تم کوئی خاص خوش نہیں اسکے ساتھ نہ اسکو کوئی سینس آئی مین تم جیسے بندے کے ساتھ اسکا کیا جوڑ ہے ہم دونوں کا پرفیکٹ میچ ہے۔ وہ بولتی جا رہی تھی اور وہ سہرتھامے گاڑی میں بیٹھا تھا۔۔ بالکل چپ چاپ۔۔ تم اسکو مت چھوڑو وہ گھر تک رہے اور ہم دونوں بزنس تک۔۔ بس ٹینا پلیز چپ رہو مزید تم بولی تو مجھ سے ڈرا یونگ مشکل ہو جائے گی۔۔۔

مگر اس بارے میں سوچنا ضرور مجھے کوئی زیادہ جلدی نہیں ایک ایک ہے تمہارے پاس مگر انکار کی صورت تم جانتے پھر۔۔ وہ اسے ہر طرح سے آج زچ کرنے پہ تلی تھی۔۔ واٹ تو مطلب تم مجھے دھمکی دو گی اب نائیس۔۔ اس نے نفرت بھری نگاہ اس پہ ڈالی جو شانے اچکا کے کھڑکی سے باہر دیکھنے لگ گئی۔۔ مہربانی ہو گی مجھ پہ فحلال خاموش رہو۔۔ بلال کا ضبط جواب دے رہا تھا۔۔ جتنی ٹینشن ٹینا بنا چکی تھی اس کو چچا کو دوبارہ کال کا موقع ہی نہ ملا۔۔۔۔۔

صاحبہ کچھ کھا لے میری بچی حالت دیکھ اپنی جب سے آئی نہ کسی سے کوئی بات کر رہی ہے بس لیٹ چھت کو گھورے جا رہی ہے۔۔۔۔ اماں نے آنسو دوپٹے کے پلو سے پونچھتے ہوئے اسکے سر پہ ہاتھ پھیرا۔۔۔

شام تک وہ دونوں گھر پہنچ گئے تھے ٹینا آتے ہی کمرے میں چلی گئی تھی۔۔۔ چچا۔۔۔ چچا کہاں ہیں آپ اور صاحبہ کہاں ہے روم میں بھی نہیں ہے۔۔۔ بلال آتے ساتھ اپنے روم میں گیا تھا مگر خالی کمرہ اسکا منہ چڑھا رہا تھا۔۔۔ کچھ ہی دیر میں چچا اپنے کمرے سے نکلے۔۔۔ شکر ہے پتر تم آئے میں سارا دن تمہارا نمبر ملاتا رہا اٹھا کیوں نہیں رہے تھے کال۔ چچا خاصے پریشان نظر آرہے تھے۔۔۔ خیریت ہے چچا پریشان کیوں ہیں اتنے آپ۔۔۔ پتر وہ۔۔۔ وہ۔۔۔ دلہن گھر چھوڑ کے چلی گئی ہے۔۔۔ چچا نے کہا۔۔۔ کیا کہہ رہے چچا آپ اف خدایا وہ کیوں چلی گئی وہ سر پکڑ کے صوفے پہ بیٹھ گیا۔۔۔ پریشانی کی بات تو یہ ہے کہ اسکی طبیعت بھی سخت خراب تھی۔۔۔ چچا نے اسکی پریشانی میں مزید اضافہ کیا۔۔۔ میں جا رہا ہوں چچا اسکے پاس وہ اٹھا اور باہر نکل گیا۔۔۔



پگلی۔۔۔۔۔

www.urdu novels mania.16m

رانسٹر۔۔۔۔۔ نازی مشتاق

چچا میں جا رہا ہوں اسکے پاس۔۔۔ وہ اٹھا اور باہر نکلا مگر اسکے پیچھے ہی ٹینا بھی بھاگتی ہوئی آئی۔۔۔ سنو بلال۔۔۔ اس نے ہانپتے ہوئے اسے پکارا۔ وہ رکا۔۔۔ بولو جو بھی کہنا اس سے پہلے میری بات اپنے زہن میں بیٹھا لو۔ میں اپنی بیوی سے بہت پیار کرتا ہوں بقول تمہارے اسے سینس نہیں وہ میرے

ساتھ بچتی نہیں یہی کہا تھا نہ تم نے کچھ دیر پہلے۔۔ وہ بازو باندھے اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے پورے غرور کے ساتھ کھڑی تھی۔۔ تو مس ٹینا ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔۔ وہ سادہ مزاج اک سسپل سی لڑکی ہے جسے میں اپنی محبت کے رنگ میں جیسے چاہوں رنگ سکتا ہوں اور وہ میرے لئے کر بھی لے گی ایسا۔ مگر میں خود اسے نہیں بدلنا چاہتا وہ جیسی ہے مجھے اسی سے محبت ہے۔۔ وہ تمام لحاظ بلاء تاک رکھ کے اپنا غصہ اس پہ نکال رہا تھا۔۔ تم مہمان ہو میری اور مہمان نوازی ہمارے کلچر کا حصہ ہے ہاں مجھ سے غلطی ہوئی میں نے اپنی بیوی کو نظر انداز کیا تاکہ تمہارا ہر طرح سے خیال رکھا جائے جسکا بدلہ تم نے الٹا میرا ہی گھر توڑ کے دیا۔۔ تم نے جو بھی کرنا کرو مجھے اب پرواہ نہیں کسی چیز کی پرواہ ہے تو صرف اپنی بیوی کی۔۔ اس نے کار کا دروازہ کھولا چند لمحے وہ رکا اور پھر اسکے پاس آیا۔۔ اینڈون مور تھنگ بلانج کے ساتھ تو صاحبہ ہی بچتی ہے ایسا میری بیوی کا کہنا ہے اور اب میرا بھی یہی خیال ہے۔۔ وہ کہہ کے گاڑی بھگاتا چلا گیا۔۔ ٹینا مسکرا دی ہممم تم ٹھیک کہتے ہو بلانج مگر دل پہ زور نہیں کسی پہ بھی آسکتا ہے آگئے ہماری قسمت اس نے دل پہ ہاتھ رکھا اور مسکرا دی۔۔ وہ گاڑی فل اسپید سے روڈ پہ بھگا رہا تھا اف یہ سفر کیوں ختم نہیں ہو رہا ہے اس نے بے چینی سے کہا۔۔۔ آدھے گھنٹے میں وہ اس کے گھر کے دروازے کے باہر کھڑا تھا۔۔ اس نے ہاتھ بڑھایا اور پھر پیچھے کھینچ لیا۔۔۔ آنکھوں میں آنسو جھلملانے لگ گئے تھے۔۔ میں بہت برا ہوں اسکا خیال تک نہ رکھ سکا اب کس منہ سے اسکا سامنا کروں۔۔

اس نے دوبارہ ہاتھ بڑھایا دستک کے لئے مگر دوسری جانب جیسے کسی نے اسکی موجودگی کو محسوس کر لیا ہو دروازہ کھول دیا گیا تھا۔۔ آدھ کھلے دروازے کی اوٹ سے وہی چاند چہرہ جھانک رہا تھا۔۔ اس پہ

نظر پڑتے ہی بلاج کو لگا اسکی دنیا لوٹ آئی ہے۔۔۔ مجھے آپ کے قدموں کی آہٹ محسوس ہو گئی تھی۔ اس نے کہا وہ بہت کمزور لگ رہی تھی جیسے صدیوں سے بیمار ہو آنکھوں کے حلقے اس بات کا واضح ثبوت تھے کہ وہ مسلسل روتی رہی ہے۔۔۔ وہ بغور اس کے چہرے کو تکتے جا رہا تھا۔۔۔ آجائیں اندر یہی کھڑے گھورتے رہیں گے نظر لگائیں گے کیا۔ اس نے ہنستے ہوئے اپنے محسوس انداز میں کہا وہ آگے بڑھا اسے گلے لگانے کے لئے۔۔۔ ارے کیا کر رہے اماں اندر ہے۔ اس نے ہنس کے کہا تو وہ مسکرا کے اندر آ گیا۔۔۔ میں ناراض ہی ہوں آپ سے آئی ہے سمجھ اب جائیں اماں سے پہلے مل آؤ میں چھت پہ ہوں وہ کہہ کے منہ بنا کے اوپر چلی گئی۔۔۔

وہ اندر آیا اماں عشاء کی نماز پڑھ کے ابھی اٹھی تھیں مصلہ تہہ کر کے رکھ کے مڑیں تو سامنے بلاج کھڑا مسکرا رہا تھا شادی کے بعد وہ پہلی بار ان کے گھر آیا تھا اماں کی خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی ارے سو بسمہ اللہ میرا داماد آیا اماں نے اس کے کندھوں پہ ہاتھ پھیرا۔۔۔ خوش رہو پتر صاحبہ کو لینے آئے ہونہ اماں اپنی پریشانی چھپاتے ہوئے پوچھنے لگی جی اماں اسی کو لینے آیا ہوں کل ناراض ہو کے مجھ سے آگئی تھی وہ مسکرا کے بولا۔۔۔ بس پتر نظر انداز کر دیا کرو اسکی غلطیاں بڑی جھلی ہے یہ اماں نے کہا جھلی نہیں ہے اماں پگلی ہے دونوں ہنسنے لگ گئے۔۔۔ اچھا اماں اچھا سا کھانا اپنے ہاتھ سے بنائیں آج ماں کے ہاتھ کا کھانا کھانے کو بہت دل کر رہا ہے۔۔۔ جی پتر بس میں ابھی بشیر پانی سے مرغی لے کر آتی ہوں۔۔۔ اماں نے خوشی سے فوراً اپنی چادر نکالی۔۔۔ ارے نہیں اماں روکیں گھر جو بھی پڑا بس بنادیں آپ کے ہاتھوں کا اس میں ذائقہ آ جائے گا۔۔۔

پچا۔۔۔ پچا۔۔۔ ٹینا آوازیں دے رہی تھی۔۔۔ چچا کچن سے باہر آئے جی بیٹا۔۔۔ چچا میری رات کی فلائٹ ہے واپسی کی۔۔۔ ٹور کینسل کروادیا ہے میں نے۔۔۔ اس نے اداس مسکراہٹ سے بتایا۔۔۔ بیٹا صبح کی سیٹ کروالیتی۔۔۔ پچانے کہا
 نہیں پچا صاحبہ مجھے دیکھ کے غصہ ہوتی اور بلاج کو میری وجہ سے سڈی روم میں سونا پڑ جانا اس نے ہنس کے کہا۔۔۔ تو پچا بھی مسکرا دیے۔۔۔

وہ اگے بڑھی اور پچا کے گلے لگ گئی آنسو تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔۔۔ پتر اللہ تمہارے بہت اچھے نصیب کرے گا۔ پچا نے غمزواہ لہجے میں کہا۔۔۔ بلاج جیسا نہیں ملے گا وہ بھگی آنکھوں سے مسکرائی۔۔۔ اور پچا اس بینڈ سم سے کہنا بابا اور تمہارے بزنس ٹرمز میری وجہ سے بالکل خراب نہیں ہو گئے۔۔۔۔۔ وہ کہہ کے پھر کی نہیں تھی اور ہمیشہ کے لئے چلی گئی تھی پاکستان

www.urdu novelsmania.com

وہ سیرھیاں چڑھتا اور پرچلا گیا۔۔۔ وہ تاروں بھری سیاہ رات میں کسی جھگمگاتے چاند جیسی لگ رہی تھی اس نے پاس جا کے اسے بیک ہگ کر لی۔۔۔ وہ دبی ہنسی سے مسکرا دی۔۔۔ بہت برے ہو آپ۔۔۔ جاو نہ اپنی سہیلی کے پاس ہی اب کیوں آئے ہو میرے پاس۔۔۔ اس نے مصنوعی ناراضگی کا اظہار کیا۔۔۔ اوکے بیگم جو حکم آپ کا وہ اس سے الگ ہو کے پلٹا جب صاحبہ نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔ آنکھوں میں فوراً آنسو چھلکے تھے۔۔۔ وہ مسکرایا اور اسے گلے سے لگا کے اس کے ہونٹوں کو چوم لیا اس نے صاحبہ

سے الگ ہو کے اس کے دونوں ہاتھ تھام لیے ایسے زندگی نہیں گزرتی مانی ڈیر وائف۔۔ افسانوی اور حقیقت کی دنیا میں اتنا ہی فرق ہے جتنا کہ زمین اور آسمان میں ہے۔۔ جانتی ہو ہم دونوں ابھی تک اک دوسرے کو کیوں نہیں ایکسپٹ کر پائے۔۔ وہ سر جھکائے آنکھوں میں آنسو لئے اسکی بانوں میں تھی۔۔ میں بتاتا ہوں۔ کیونکہ آپ نے ہمیشہ مجھ سے ناولز کے ہیرو سا ایکسپیکٹ کیا جبکہ حقیقی زندگی اسے بہت الگ ہے حقیقی زندگی کمپر ومانز کا نام ہے ہم دونوں کی عادات الگ ہیں مگر زندگی گزارنی پڑتی ہے اک دوسرے کی خوبی اور تمام تر خامیوں کو تسلیم کرتے ہوئے۔۔۔

مگر میں پھر بھی وعدہ کرتا ہوں اب سے تمہیں اتنا پیار کروں گا کہ ایسا تمہارے ناولز کے ہیرو نے بھی نہیں کیا ہو گا وہ اسکی جانب جھکا اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھام کے اس کو دیوانہ وار چومنے لگ گیا۔۔ وہ شرمائے اس کے سینے میں چھپ گئی۔۔ مانی ڈیر وائف آپ زرا گھر تشریف لائیں آپ کے آج سارے گلے شکوے مجھے دور کرنے ہیں آج آپ کو بتانا ہے رومانس ہوتا کیا ہے اس نے صاحبہ کو چھیر ڈالا۔۔ نہیں بس ختم گلے شکوے آپ نے مجھے تنگ کیا تو میں یہی رہ جاؤں گی وہ کہہ کے نیچے بھاگی۔۔ تم رہو تو صبح اٹھا کے لے جاؤں گا بلاج نے اس کا بازو کھینچ کے اپنے پاس کر لیا دونوں صاف شفاف چاندنی رات میں اک دوسرے کے گلے لگے ہونٹوں پہ ہونٹ سجائے آنکھیں بند کیے اک دوسرے پہ اپنی محبتیں لٹا رہے تھے۔۔۔۔

ختم شد۔۔۔۔

